نسخۂ تصوف ۱۲۹۱

چون تو انسخۂ تصوف گفت　　سال تالیف این کتاب خوش
فی البدیہ بوجہ خوبے آن　　گفت مشتاق نیک تاریخش

اللہ و رسول

آخر و اول اللہ و رسول　　محمد صدق و صفا را مصداق
درمیان ہر دو ببین شخص و عکس　　عین رب شاہ عرب ای مشتاق

نیک تاریخ ۱۲۹۱

فہرست جامع [illegible]

قال الله تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجه الله

بعون الله واحد الذات کثیر الصفات الموجود مع السوا المشتبه بالفعل

المنزهه بالقوه این عجاله معالم حقایق حقانی و معارف دقایق خدادانی المسماة به

جامع المظاهر



منتخب الجواهر

تالیف جامع شریعت و طریقت دانای ذو العقل النفس بینای ذو العین آفاق

مالوه و آله اله حضرت شاه محمد عبدالله مشتاق قادری بنده نما دامت فیوضاته

در مطبع محبوب شاهی واقع حیدرآباد دکن مطبوع شد

کتاب [illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

ای ذات تو وحدت الوجود است | در عین مشاهدان شهود است
تو اصل همه فروع مایم | تو مرجع ما رجوع مایم
ای اول ما و آخر ما | وی باطن ما و ظاهر ما
ما ظل تو ایم ربنا اغفر | مومن اگر ایم خواه کافر
ملک آمدی ای خدای عالم | احمد چو هزار و احمد آدم
در آینه جمال احمد | بینی و نمای صورت خود
کامل انسان چو آمد احمد | در خالق و خلق برزخ آمد
وحدت که کنند جست و جویش | پیغامبران هم آرزویش
معراج محمد است وحدت | در ثنای ورا فقط در شب
آنانکه بوند بی سر و انش | رحمت بجهد و بیر روانش

المؤمن مرآة المؤمن

خلق آدم علی صورة الرحمن

مدح سالک مسالک شریعت و طریقت واقف موقف معرفت و حقیقت حجت الشریعۃ المصطفویہ برہان آیات الولایۃ المحمدیہ شیخ المشائخ سلطان العرفاء الراسخ ہادی انام مہبط الہام قطب دوران حافظ قرآن مولانا مرشدنا حضرت سید عبداللطیف شاہ محی الدین قادری ابوالفتوح ویلوری قدس سرہ

مرشد پہ تصدق اپنے ہوں مین | کیا اسکی فضیلتین کہون مین
تھا نور خدا وہ پیر میرا | روشن جو کیا ضمیر میرا
اس مہر کی وہ ری مہربانی | کی قلب کو بدر آسمانی
توحید سے مجھے بتا انا کی | تجرید دکھائی ہے فنا کی
وہ جو تھی حیات جاودانی | تولید ولادت او ہے ثانی
بتلائی خودی سے دے زبانی | الحق ہمہ اوست ہے خدائی
بندہ بندہ خدا خدا ہے | ہے ایک کبھی کبھی جدا ہے
بالجملہ وہ پیر جملہ | مجھی مرشد جملہ پیر جملہ
تھا پیر و نگاہ پیر میرا | شہ محی دین دستگیر میرا
ظاہر کے علوم کا محقق | باطن کا دقیقہ رس مدقق
تھا شیخ شیوخ وہ یگانہ | عرفاؤں مین عارف زمانہ
شاہوں مین وہ شاہ ہی مقدم | سلطان مشائخین عالم
وہ قطب مدار عالم بود | در دائرہ وجود موجود
گو گشتہ دل مین نا خدا ہے | ہرگز یہ خدا نہین جدا ہے

ہے جس سے جواہر الحقایق — حقانی معارف الٰہ فایق
ہر مبتدی جس سے منتہی ہو — بھی جذبۂ حق ہو سالکون کو
یہ نسخہ اسی سے منتخب ہے — نادر ہے بطرز نو عجب ہے
یہ نسخہ ہے مختصر جواہر — موسوم بہ جامع المظاہر ۱۲۹۱
جو لوگ کہ طالب خدا ہین — جویان حق و رہ ہدا ہین
نا فارسی علم اونہین نہ تازی — ہو عقل رسا و پاک بازی
با شرع رہین نہ بدعتی ہون — الحاد سے دور سنتی ہون
ویسون کے لئے لکھا ہے مین نے — حق حق کچھ کچھ لکھا ہے مین نے
ہے ستۂ تنزلات مین کل — از روئے مراتب تنزل
اکوان تمام اسمین مذکور — بھی کل مظاہرات مسطور
تا شوق ہو ذوق معرفت کا — پیدا انہین اور عشق مولے
ہندی ہے اگرچہ نظم میری — معلوم نہ ہو بقول بحری
کیون کر کے کتاب پڑہتا آوے — جب تنگ نہ ہرزہ گو ہی بتاوے
مشتاق اگرچہ ہے کمینہ — رکھتا ہے جواہری خزینہ
کر نعمت حق بہ خود تصور — کرتا ہے بیان وہ بے تکبر
مرشد کے طفیل سے ہو نامی — رکھتا ہے قبالہ غلامی
ہے باعث فخر وہ قبالہ — دیتا ہے اُسے یہان حوالہ

خلافت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله ولیه والصلوة والتحیة علی نبیه وعلی آله واصحابه الکرام الداعین للناس الی دار السلام اما بعد
چون سعید ازلی و ابدی صالح متقی جامع شریعت و طریقت و حاوی علم و معرفت
شاه عبد الله مشتاق وفقه الله سبحانه وایانا لمرضاته که در ظاهر وی شعار فقر و در
باطن وی انوار محبت حق محسوس و مشهود بود اجازت سلسلهٔ علیهٔ قادریه ازین فقیر
بحکم ظن طلب فرمود فقیر پس از استخاره و توجه بتعلیم طریقهٔ قادریه که از مطلع انوار الهی منبع اسرار نامتناهی
دلیل طریقت ترجمان حقیقت قطب الزمان لسان العرفان العالم ربانی شیخی و سیدی شاه ابو الحسن الثانی القادری در
الویلوری قدس الله اسراره واعاد علینا فیوضاته و برکاته رسیده بود و او را اجازت داد و نیز اجازت دعوت
و در جمیع سوره قرآن مجید و احادیث محمدی علیه الصلوة والسلام و حصن حصین جزری و حزب الاعظم قاری و حزب البحر شاذلی
و نووی و نود و نه نام باری تعالی و دلائل الخیرات و قصیده برده و نماز نامی حاجات و قول الجمیل و جواهر السلوک داد و شرط
اجازت استقامت بر شریعت و ثبات بر طریقت و حقیقت است و نگاه داشتن جانب حق جل مجده کشد و از لوم لائم نیندیشد
و بعداوت دشمنان و عیب چینی عیب چینان و حسد حاسدان التفات نکند و مشغول کار خود باشد والمسئول من الله سبحانه
ان یعصم عما لا یلیق و یحفظ عما لا ینبغی وان یثبت علی متابعة سید المرسلین علیه وعلیهم من الصلوة افضلها
من التحیات اکملها مرقوم غره صفر سنه ۱۲۸۶ هجری

اللهم بارک فی خلافته واثّر فی اجازته و اجب دعوته و اعظم اجره بحرمت حبیبه محمد وآله وصحبه اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین محی الدین عفا الله عنه



کیا چیز ہو نہیں کہ پیر میرا — از بسکہ ہو دستگیر میرا
کر فقر کے تاج سے سرافراز — فرمایا یہ خرقہ مجھکو ممتاز
مرشد کے طفیل سے یہ لاشئے — مشہور سب لشئے جہانمین ہے
بالجملہ یہ فضل ہے خدا کا — صدقہ جو ہے حضرت ہدا کا
بوڈھا ہون مگر نہ پیر ہون مین — پامال نہ دستگیر ہون مین
سب پیر ہین مین مرید سب کا — سر پر رکھتا ہون تاج ادب کا
پیری کو ضرور ہین کمالات — علم و عمل اور اور حالات
پر مجھ مین نہین کمال کچھ ہے — نے قال مجھے نہ حال کچھ ہے
یہ آخر تیرھوین صدی ہے — لوگون مین خدا نہین خودی ہے
رسمی سب ہے مریدی اور پیری — پابند شکم ہے دستگیری
پیران چہ پرند بے پر و بال — پر تاب دہند بال کو بال
یارو نہ پیر سے تم خفا ہو — اخوان صفا سے تم صفا ہو
مین نے جو لکھا ہے واجبی ہے — وہابی ہے یعنے واہی ہے
تعلیم نہین ہے یہ قلم سے — تلقین ہوئی مجھے قدم سے
مالم یعلم کا یہ سبق ہے — مانو یارو یہ بات حق ہے

تنبیہ

اللہ نے عقل سبکو دی ہے — اسکو محک امتحان کی ہے

کہتے ہیں کہ عقل عین دین ہے — بے عقل کو دین کچھ نہیں ہے

ظاہر کے علوم سارے نقلی — باطن کے علوم سب ہیں عقلی

پس عقلی علوم عقل میں ہیں — نقلی کو اگرچہ ہم نہیں پائیں

پانی میں اگر مرے ہو ماہی — وہ شرع سے منع ہے کماہی

گر مارے خدا حرام ہووے — پر ذبح حلال کام ہووے

مقعد سے اگر ہو گوز صادر — ہے اسکے وضو میں عقل قاصر

جو مسئلہ جبر و قدر کا ہے — وہ عقل کے پاس جذر کا ہے

ایسے کئی اور ہیں مسائل — عاجز جن میں مجیب و سائل

ہیں دونو علوم حق بلاشک — پرست کرو اختیار تم یک

جامع رہو دونو کے درمیانے — کھو عقل کو مت بنو دیوانے

معقول کو جو نہ مانتا ہو — کیا باطنی علم جانتا ہو

نا عقل سے اسکو کام کچھ ہے — عقلاؤں میں اسکا نام ہیچ ہے

توفیق الٰہی خیر کی دے — سندن کو سوائے غیر کی دے

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

مشتاق فقیر ہے الٰہی — اللہ غنی تری گواہی

ازبس وہ حقیر در عمل ہے — نا روح میں زور تن میں بل ہے

کیا جانے تیرے ای خداوند — سب جنکے کا ترے ہے آرزومند

خوش ہے اسے رابعہ کا کہنا — دو ہاتھ اٹھا کے دے لیے جہنا

ای خالق ارض و السموات — جہتی ہوئی یہی ترے سے وزرات

دنیا ترے دشمنوں یہ دمار — ہین اسکی ہون نعمتوں سے بیزار

بھی دین کی نعمتیں ہون جو جو — دے تیرے تمام دوستون کو

نا دیکھون کسی کبھی پلٹ کر — نا کوری نظر کرون کسی پر

جب تو ہی سے ملے مجھے تو بس ہے — نا تیرے سوا مجھے ہوس ہے

مشتاق کو یہ بھی ناروا ہے — فرمایش بندہ بر خدا ہے

فعّالٌ لِمَا یُرِیدُ قرآن — مشتاق کو ہے وظیفۂ جان

اصول مذاہب

ہین اصل اصول مذہبان چار — جو ذات خدا یہ لائے اقرار

مشائی ہے انہین ایک ٹولا — باطن کو جو ظاہری یہ بھولا

وے ذات خدا کو عقل سے پائے — تابع نہ کسی نبی کے ہو آئے

ہین دوسرے ظاہری کلامی — جو دین محمدی مین نامی

اور وہ احمدی کے قائل — ظاہر کی طرف بہت ہین مائل

اشراقیہ تیسرا ہے فرقہ — جو پائے خدا کو ہین بہ شرقہ

تابع نہ ہوے کسی نبی کے — رہبانی طریق پر ہی گذرے

ہین چارہ دین آفتاب لامع — جو باطنی ظاہری کے جامع

پڑھتے ہین وے علم کو ظاہر — ما لم یعلم سے ہے جنہے ماہر
پرگندہ اگرچہ ہین بظاہر — باطن مین بحق ہین جمیع خاطر
مردان خدا بہ از ہزارند — مشغول بکار و دل بیارند
دارند مدام ہوش بردم — شانرا نظریست بر قدم ہم
خلوت مع انجمن نمایند — سیر و سفر وطن نمایند

ایضاً لاحدٍ

آنانکہ ربودۂ الستند — از عہد الست باز مستند
در منزل وردبستہ پابند — در وادی جان کشادہ دستند
چالاک روند پس بیک گام — از بوی حدوث باز جستند
فانی ز خود و بدوست باقی — این طرفہ کہ نیستند و ہستند
این طائفہ اند اہل توحید — باقی ہمہ خویشتن پرستند

فائدہ

اے بھائی سمجھ کہ علم دو ہین — دارین کی خوبیون کو جو ہین
یک علم معاملہ ہے ظاہر — باطن کا مکاشفہ ہے آخر
گر فقہ فقط کوئی پڑھا ہو — وہ طبل تہی ہے اے خدا جو
بے فقہ جو صوفی ہووے سالک — زندیق ہے وہ بقول مالک
پڑھ فقہ جو کوئی صوفی ہوگا — کہتے ہین محقق اسکو عرفا

اے بھائی چل اب ہو صاف صوفی | لا یوفون کی طرح مت ہو کوفی
سچے صوفی ہیں سبکے ممد | سچّے سچّے بڑے موحد
خود عہد الست کو وفا کر | آئینہ قلب کو صفا کر
اخلاق نتیجہ فقہ کا ہے | صوفی کو حصول خود فنا ہے

فایدہ

اے بھائی چل اب خودی فنا کر | ملعون ہو مت کبھی انا کر
فانی فی اللہ ہو باقی باللہ | حقانی بہ حق ہوا ہے حق آگاہ
ہے معنئے تصوف اے نکو ذات | مرنا جینا خدا کے ہے سات
مارے ہے ترے لیے تجھ کو رحمان | اپنے سے جلاوے پھر اسی آن
یہ مرنا تجھ و خدا سے جینا | وجدانی یہی ہے علم سینا
بس علم تصوف اصل دین ہے | جسکے لئے فرض سفر چین ہے
زنہار نکر تو شرک زنہار | مشرک کو ہے دکھ کی کل بڑی مار
اقسام سے شرک کی ہیں اقسام | ہے شرک صفات کا بدانجام
پر بدترین شرک ذات کا ہے | اشرک ہے یہ شرک گھات کا ہے
ہستی کا شریک سب سے بدتر | اظلم ہے وہ اشرک اور اکفر

تنبیہ

اے مرد خدا کے دوستوں پر | از بہر خدا نہ دشمنی کر

مت رکھہ کبھی صوفی سے انکار ورنہ ہے نبی ہین وے مددگار
مخصوص نبیؐ کے چارون اصحاب پیرو تھے نبی کے اندرین باب
سلمان یعسوب بھی حذیفہ مسعود کے بیٹے بوہریرہ
عبداللہ انس جو ابن مالک سے تھے باطنی علم پیچ سالک
کی صوفیہ اور تابعین ہین کی تابع تابعین یقین ہین
خاصان خدا ہوے ہین جو جو باطن سے ہوئے تمام حق جو
کس کس پہ کرے گا یار انکار مردان خدا ہین سارے ابرار

تنبیہ

اے بھائی چل اب خدا تلک جائین عاشق معشوق سے تلک جائین
مرجع ہے وہی رجوع ہووین اول کیطرف شروع ہووین
ہے یہ تو غلط کہان ہو ہل چل ہم تو نہ سوار ہین نہ پیدل
اڑنے کو نہ پکھہ نہ پاے رفتار نا جہت نہ رہ نہ منزل و یار
پھر جائین کدہر کہان کرین سیر کس سے پوچھین نہ ہے کوئی غیر
جو کچھ ہے وہی وہی ہے نا دیگر و دوسرا کوئی ہے
اول ہے وہی وہی ہے آخر باطن ہے وہی وہی ہے ظاہر
ہے آئینہ آشنا ہمارا ہے بیٹھے ہی کیا کرین نظارا
یہ بھی ہے دوئی جدائی کا گھر رائی مرئی ہو ایک دیگر

حاصل ہو یہان رائیتؑ ربی | کون اسکے سواے ہے مربی
بندیکو ہے رب سے رابطہ جو | و جہت ہین اسکے ای خداجو
جذبہ ہے خدا سے یک مقرر | ترتیب بہ سلسلہ ہے دیگر
ستری سیری عروج کرکے | داخل رہن اپنے اعلی گھر کے

بیان جملہ اکوان

اے بھائی سمجھ اگر سمجھ ہے | اس رمز کو بوجھنا سہج ہے
کیا خوب ہے یہ خدای کا ٹھاٹ | کل کون ہین جسکے بیس پر آٹ
ہے عقل کل اور نفس دیگر | بعد اسکے طبیعت اور جوہر
جسم کل و شکل و عرش و کرسی | جز تختہ کو حکش چہ پرسی ہے
ہے نیچے اسی کے فلک اطلس | پھر چرخ منازل و زحل پس
پھر مشتری مریخ اور خور ہے | زہرہ و عطارد و قمر ہے
پس کرۂ نار و باد و باران | پھر خاک و جماد و نبت و حیوان
سفلی ملک اور جن و انسان | پس جامع مظہرات اکوان
اکوان کے تین ہین کل اقسام | ارواح و مثال اور اجسام
ہے عالم جسم اولیات | ابعاد ثلاثہ جسکے ہے ساتھ
مرکز سے زمین کے تا محدب | اجسام ہی انکے درمیان سب

صفت عالم اجسام

محسوس جو بالحواس ہین سب
تبعیض و تجزیہ کے قابل
ہی خرقیت التیام پاوین
ظلمانی ہو جسم یا ہو نوری
انسان سے عقل تگ ہین اکوان

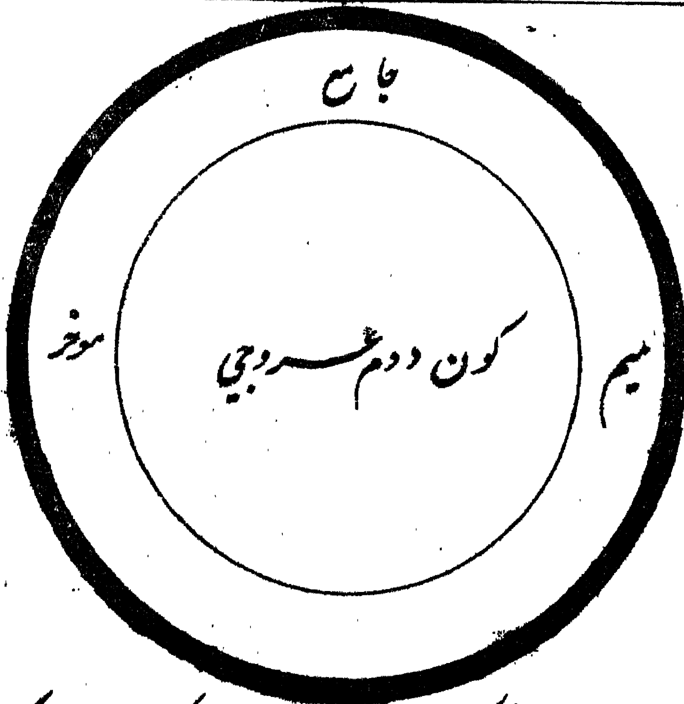
ترکیب کثیف سے مرکب
ہی حرقت و غرق کے مقابل
وے عالم حسّی نام پاوین
اجسام ہین کل بجسم صوری
تا عرش ہین جسم صوری اجان

کون اول عروجی



از روے عروج اول ای جان
ہے حضرت کون کامل انسان

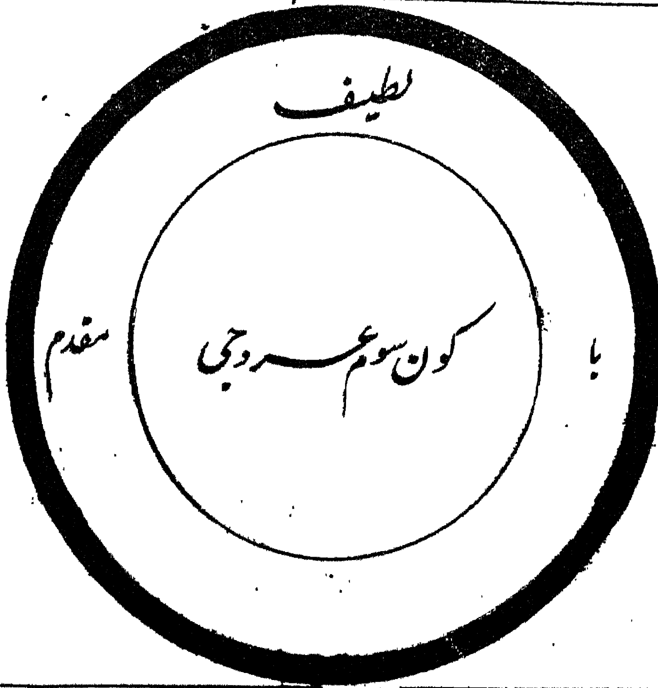
خورشید سماء کل کا لامع	ہے سارے مظاہروں کا جامع
آئینہ جمال کبریا کا	محبوب و حبیب ہے خدا کا
بس شخص خدا و عکس حضرت	کیا عاشقی ہے و معشوقیت
جس ذات پہ ختمیت ختم ہے	بالجملہ وہ مظہر اتم ہے
اسم اسکا ہے رفیع درجات	موجد ہے مربی کمالات
بہی موجد حرف واو کا ہے	موجد و مربی رشد ہے
اجمالی مراتب اسکو دینے	متوجہ ہے اسم وہ خدا سے
حضرت برزخ ہیں درمیانے	اسماء الہی کو بندے کے
ہیں قابل حضرتین انسان	بہی جامع حضرتین پہچان



انسان کو سمجہہ ہی دوسرا کون	ہے اسکے سوا بد دوسرا کون

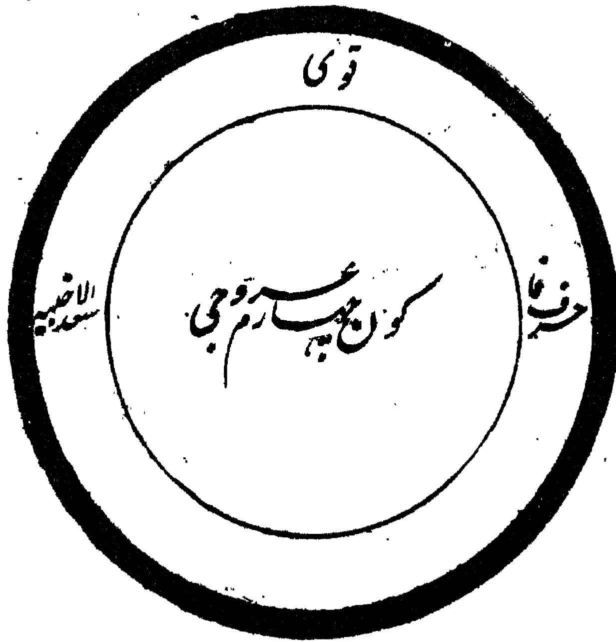
اسم جامع ہے موجد اسکا … پہلو سے ہے جسکے ماما حوا
ہی موجد حرف میم اظہر … ہے موجد منزل موخر
جامع جو ہے اسم رب الانسان … وہ جمع کرے با آدم ای جان
اسماء الہیہ کے اسرار … اکوانی حقایقون کے انوار
عالم یہ تمام شخص یک ہے … انسان اُسے گویا مردمک ہے
تو چشم جہان وہ جگ اُجالا … مردم مین خود آخوذی سنبھالا
اعیان تہی مثال صاف تختی … رقم اسپہ ہوا ہے راز مخفی
کردیان تو پہلے کنتُ کنزاً … حاصل کرے تا تو سرّ مخزن
اعیان کو مثال آئینہ کر … عکس اسکا جہان معائنہ کر
اس عکس جہان کو چشم انسان … اس چشم کے بیچ شخص پنہان
تو چشم جہان وہ نور دین … در دیدۂ خدا خدائی دین
انسان ہے جہان جہان ہی انسان … کیا عمدہ بیان ہی خوب کردیان
اللہ جو اسم ذات کا ہے … جامع وہ جمیع بات کا ہے
انسان ہے مظہر اسکا اے یار … جمع اُسمین ہین جب تو کل اسرار
خالق نے نمونے اپنے دیکر … آدم کو بنایا اپنے ڈھب پر
جو عارف حق ہوا ہے پیارے … افلاک کو وہ بغل مین مارے
معراج نبی بقول مُلّا … افلاک یا عرش ہے مُعلّا

احمد کے بغل مین عرش و کرسی	سرمد گوید مرا چہ پرسی



اے بھائی سُن اب تو گوش جانسے — جنون کا بیان ہے اب یہان سے
خاص اسم لطیف حق تعالی — موجد ہی مربّی اور جن کا
ہے موجد حرف بائی سوم — بھی موجد منزل مقدم
قرآن مین کہا ہے حق تعالی — جنون کو کیا ہے مینے پیدا
جنون کا جسد لطیف تر ہے — آئینہ مثال سر بسر ہے
ناری ہے جسد تو مت کر انکار — ثابت ہے کہ مارج و من نار
جس شکل سے چاہین ہون مشکل — ہے انکے خیال کو بہت بل
کہنا نہ عبث مجامعت ہے — اقسام کی ختی سکت ہے
جھاڑون کو گرائین سنگ لڑکائین — پانی کو بہائین آگ بھڑکائین

مکر وحیل اور انکا ہے کام ‏ — ‏ ابلیس رئیس ہے بد انجام



ای بہای ملک صفات ہوجا ‏ — ‏ اوصاف مین انکے ساتھہ ہوجا

جو اسم قوی خدا کا یک ہے ‏ — ‏ موجد و مربی ملک ہے

موجد ہے وہ اور حرف فا کا ‏ — ‏ بھی منزل سعد کا ہے آقا

ہین سارے ملائکہ زبردست ‏ — ‏ جن آدمی آگے انکے ہین پست

وے شرق سے غرب اکپلین ‏ — ‏ بہی عرش سے فرش جاوین آوین

ہے عقل بہت نہ خواب وخوری ‏ — ‏ انمین نہین مادہ اور نر ہے

یک پلمین کرین جہانکو ویران ‏ — ‏ کامون سے ہون جنکے خلق حیران

جنون سے بھی ہین لطیف والطف ‏ — ‏ با امر خدا ہین سب مکلف

معصوم ہین تابعدار فرمان ‏ — ‏ نا انسے خطا ہو صادر یک آن

عالم کی ہو سربرائی ان سے — نظم و نسق و صفائی ان سے

جبرئیل نے قوم لوط یکبار — پلٹھا کے زمین پر دئے مار

دن حشر کے آسمان کو پھاڑین — قطعات زمین کے اجاڑین

جس شکل سے چاہین وے نظر آئین — مسدود و دروں گھر مین گھس جائین

نوری ہین سبھی بجسد قسمی — رکھین نہ عوارضات جسمی

نا غسل و وضو کی انکو حاجت — نا بول و براز کی ضرورت

ہر ہر کو ہے ایک کام مخصوص — منزل رتبہ مقام مخصوص

تابع و مطیع ہین خدا کے — جون روح کے ہین مدبّر اعضے

یک یک سے بھی اندرین خدائی — ہوتی ہے جہانکی سربرائی

جون حضرت عزرائیل نامی — ہین روحونکی قبض کو گرامی

بھی شمس ہے ایک لامع النور — تنویر کو خلق کی ہے مامور

دو تین چہار پانچ چھے سات — دین خلق کی سربرائی و ثبات

جون کاتب و خضر و موالید — شش جہت و حواس سامعہ ید

افلاک و ستارے دوزخ ای یار — بھی ہشت فراخ و خلد درکار

دو قسمی ملک ہین یک مجرد — نوری علوی ہین وے مجرد

ہین دو سرے مادی فرشتے — جون منطبعہ سے ہین سرشتے

گنتی انکی خدا ہی جانے — دانے ہین یہان سبھی دیوانے

مذل

ذال

کون بنجم عروجی

سعد السعود

اے معدن عقل آدمی زاد — مت وہم کر اس بیانکو رکھ یاد

حیوان کا بیان اب ہے آیا — ہے اسم مذل مربّی اسکا

ہے موجد ذال اسم وہی — بھی سعد و سعود کا مربّی

ای بھائی سمجھ کہ حکم قرآن — ذللنا لہم کہا ہے رحمان

بعضوں پہ سواریاں کریں ہم — بعضوں کو کریں غذای منعم

حیوان کو غلبہ وہم کا ہے — انسان کو عقل فہم کا ہے

لڑتا ہے بتر عکس کو دیکھ — دشمن سمجھ اسکو وہم سے لیک

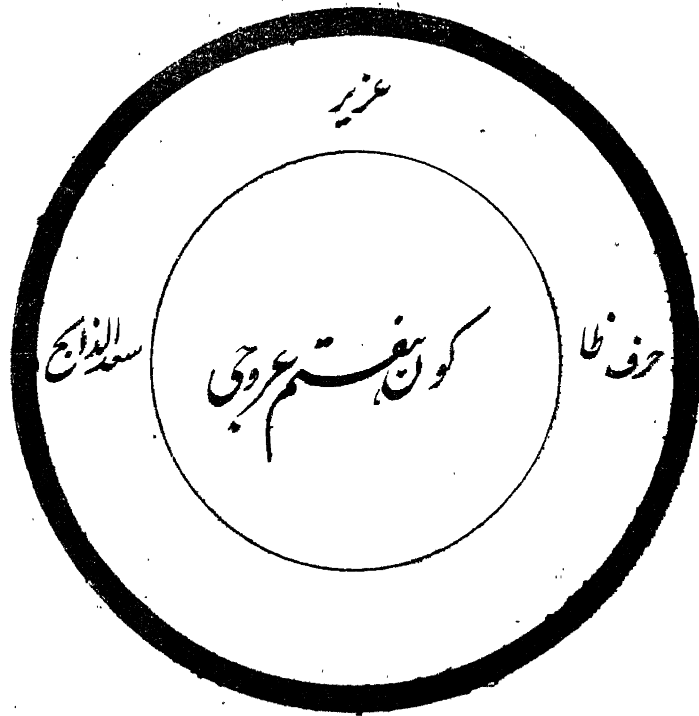
اس عکس کو غور کرکے انسان — خود عقل سے شخص پر کرے دھیان

رکھتے ہیں جو مادّی ولادت — حرکت کریں اور بالارادت

برّی بحری ہوائی ہیں اور — باہر ہیں قیاس سے مگر غور



ای بھائی سن اب نباتکی بات | ہے اصل نبات گھانس اور پات
رزاق ہے اسم موجد اسکا | بھی موجد حرف ثای ہے جا
بھی موجد سعد بلع کامل | تیولیسوین جو ہے قمری منزل
بندونکے لئے ہین کل نباتات | میوے بھی اناج گھانس اور پات
رزاقی ظہور ہے تمامی | عالم مین جو ہے نموئی نامی
پیدایش رزق عنصری ہے | بندونکو بھلی نہین بری ہے
ہرایک کو رزق ہے مقدر | تقدیر بموجب اے برادر
آفاق مین جسطرف کہ تو جائے | وہ دوڑ کے روبرو ترے آئے
تو رزق کا جسطرح ہے شایق | ہے رزق بھی اسطرح سے فایق
راضی برضا ہو اپنی قسمت | رزاق ہے اضطرابی کرمت



اے بہائی تو پہلے تہا جمادی
خالق نے کیا جماد پیدا
ہے اسم عزیز موجد اسکا
سعد ذابح کا بھی مربی
اے بھائی سمجھ جماد کیا ہے
کہتے ہیں کہ آفتاب کی جھال
ہوتا ہے اسی سے لعل پیدا
بالجملہ جماد ہیں جو ہر
جانو کہ جماد ہے غنیمت
پس وجہ وہی غنائی کی ہو

بعد آدمیت ہوئی زیادی
خود اسم عزیز سے ہویدا
بھی اسم وہی مربی ظا
باویسویں قمری منزل اسکی
اور اس سے یہاں مراد کیا ہے
جب سنگ پہ جھومی سالہا سال
قدرت سے خدا کی وہ ہویدا
کل اسم عزیز کے مظاہر
آرایش تن ہے دل کو فرحت
علت بھی وہ خود غنائی کی ہو

ہے ہر جسم تن ہے منزل دومی



اے بھائی تو ساکن زمین ہے
پر سایہ عرش بھی یقین ہے

اس کرۂ ارض کا مربی
ہے خاص ممیت اسم ربی

موجد ہے ممیت اس ملک کا
جو کرہ ارض کا ہے آقا

جو کرۂ ارض کے ہیں اشیا
ہے اسم ممیت موجد انکا

موجد وہی اسم صاد کا ہے
ہے بلدے کا بھی موجد و مربی

کہتے ہیں زمین اور پانی
یک کرہ ہے جسم ہے گرانی

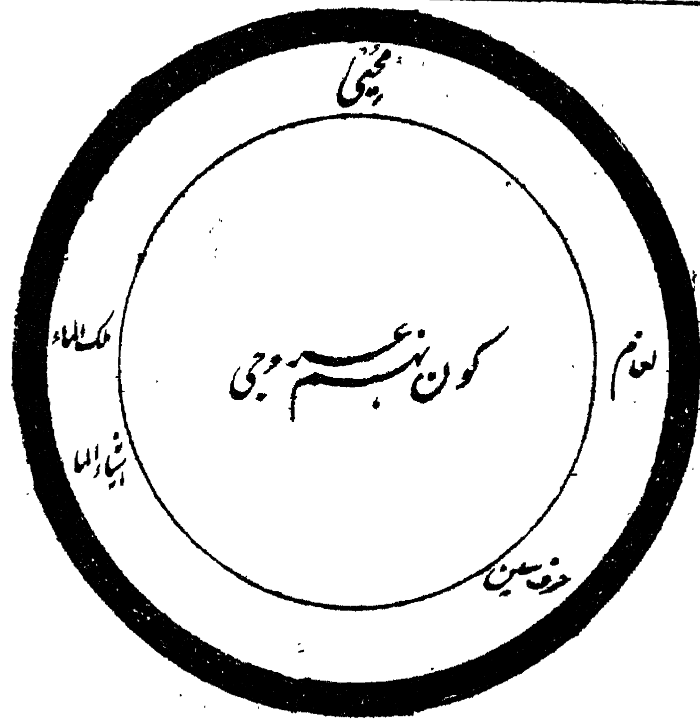
حکماؤں نے اسطرح سے بولا
ہے کرہ زمین کا ایک گولا

ہے کرہ زمین کا خاک اور گرد
خشک اسکی طبیعت اور ہے سرد

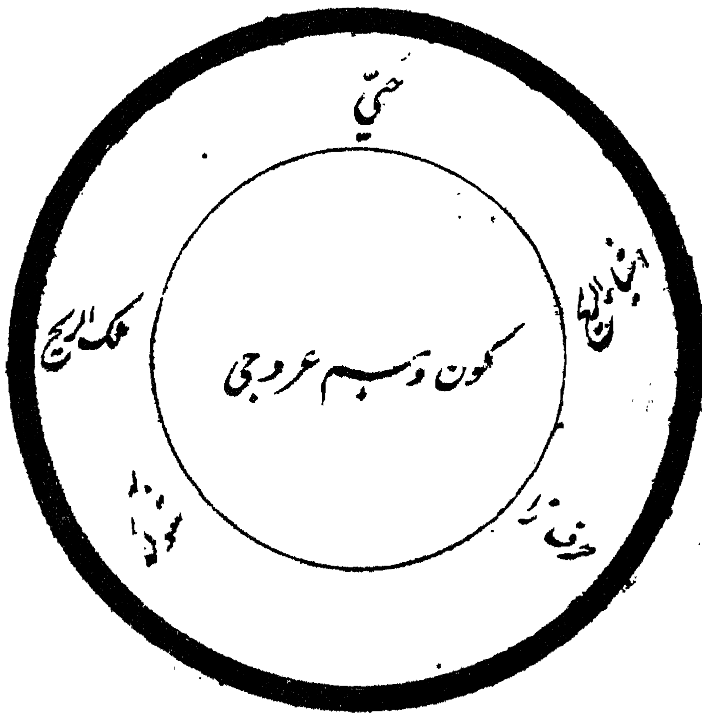
مردون کی صفت ہی اسمین ہین
ہے جب تو وہ مردگون کا مدفن

بہتر ہے زمین کے رہنے والے
جیتے نہیں مستدام رہتے

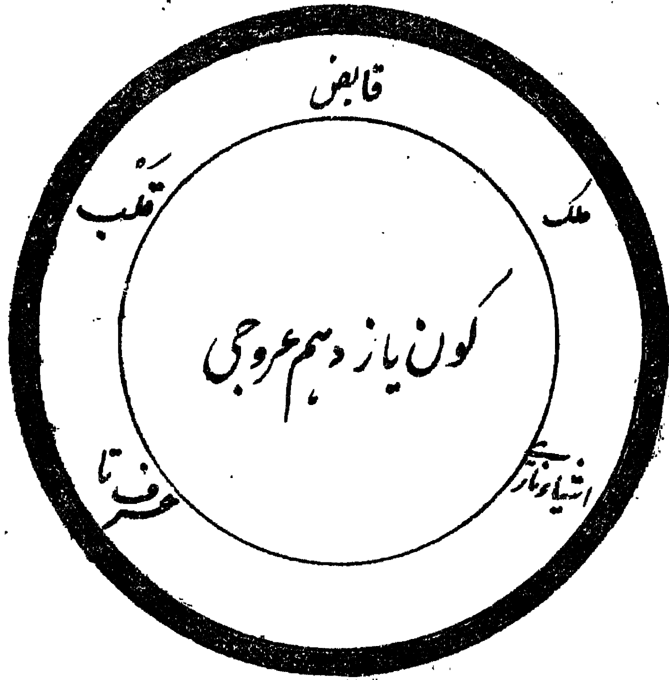
رہتے ہین زندہ زندہ



ہے کون بہ عسم یہ کرہ آب | جو کرہ خاک پر ہے دریاب
خالق نے کیا ہے آب پیدا | پیدا ہوئے جس سے کل اشیا
ہے مجی مزبی موجد اسکا | اور اسکے ملک کا بھی ہے آقا
موجد ہے لعام کا وہ مجی | ہے موجد سین مہملہ بھی
پانی کے بہت سے فائدے ہیں | بندوں کیطرف جو عائدے ہیں
پانی نہیں ہوتا گر جہاں میں | جیتا نہ کوئی کہیں مکان میں
تھی جبکہ زمین خشک ساری | پانی سے رطوبت اسمیں جاری
پانی سے ہو کل کثافتیں دور | اور اسکی سبھی عفونتیں دور
ہے زندگی زندگوں کو پانی | بے آب کہاں ہو شادمانی
پانی کی بہت بڑی ہے تفصیل | کر اور کتب سے اسکی تحصیل



ای بہائی خدا کی ہے خدائی نادر ہے یہ عالم ہوائی
موجد ہے خود اسم حیّ ہوا کا بھی موجد شولہ اور زا کا
اشیاء ہوائی کا مربّی اور اسکے ملک کا موجد اوہی
زندونکی ہوا سے زندگی ہے پروالون کو بھی پرندگی ہے
آوازون کی طرح اور نغمات موجود ہوا ہی سے ہین فقرات
محسوس اگر ہوا ہوا ہے یا ہے ہو زندگی زندگون کو دشوار
ہین فائدے باد کے زیادے حرکات ارادی ہین ہوا سے
حیوان و نبات بیچ حرکات سکنات بھی ہون ہوا ہی کے ست
تبخیر و بخار و زلزلے اور برسات بھی ہو ہوا سے کر غور
تفصیل ہوا کی بھی بہت ہے اسکی نہ ہمین بیان سکت ہے



یہہ آتشین کرہ گیارہوان ہے ۔۔۔ جو نیچے فلک کے ہی نہان ہے

خلاق نے کی ہے آگ پیدا ۔۔۔ ایسی کہ ہو دردناک پیدا

ہے کرۂ آتشین ہوا پر ۔۔۔ الطف ہے عناصرون سے برتر

ہے موجد آتش اسم قابض ۔۔۔ بھی اسکے ملک کا اور فائض

موجد بھی ہے قلب کا وہی اسم ۔۔۔ بھی موجد حرف تا وہی اسم

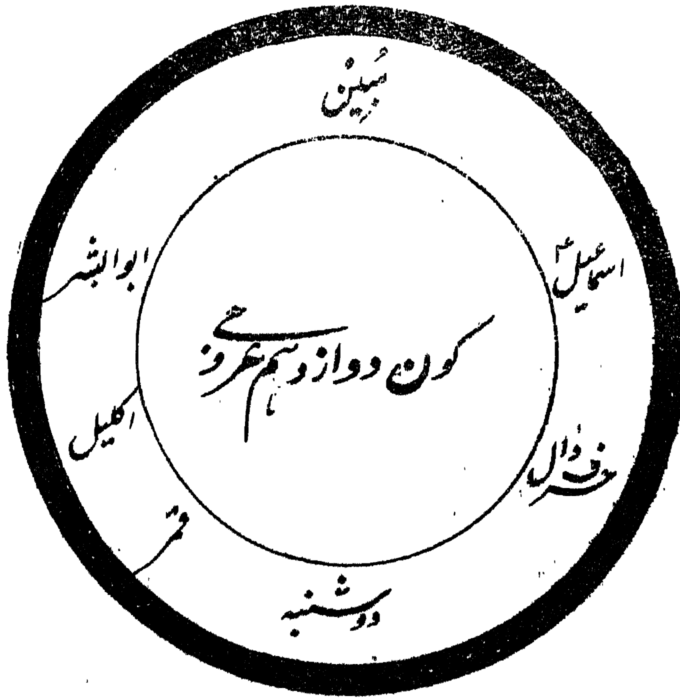
بھی موجد کل ناری اشیا ۔۔۔ اور انکا جو آگ سے ہون پیدا

افلاک کے مثل ہین عناصر ۔۔۔ فرمائے ہین اسطرح سے ماہر

آتش کی صفت ہے قبضیت کی ۔۔۔ ذات اسکی ہے احتراقی گیکی

اکثر وہ رطوبتون کو سلگائے ۔۔۔ اذناب وغیرہ کر کے تبلائے

آتش سے بھی فائدے ہین بسیار ۔۔۔ بیماری اسکی ہو وے زنہار



یہہ بارہوان کون آسمان ہے
ہی اسم مُبین موجد اسکا
ہی موجد حرف دال وہ ہے
موجد ہے وہ اور ابوالبشر کا
اسماعیل اس مکان مکین ہی
وہ ہی اسی آسمان کا سردار
لوگون کے تمام کام اور کاج
پیدا ہی اسی سے ماہ اور سال
مغرب سے یہہ آسمان اول
ہر برس پر آتش و مین یک دور

مردم کی نظر مین جو عیان ہے
اکلیل کا موجد اور آقا
دن پیر کا بھی وُہی مُربّی
اس چرخ کے کوکب و قمر کا
موجد اسکا وہی مبین ہے
اس جا ہے کے ساکنون کا مختار
ہین اس ہی فلک کے ساتھہ کل آج
لیل اور نہار ماضی و حال
مشرق کیطرف کرے ہی ہلچل
کرتا ہے یہ آسمان فی الفور



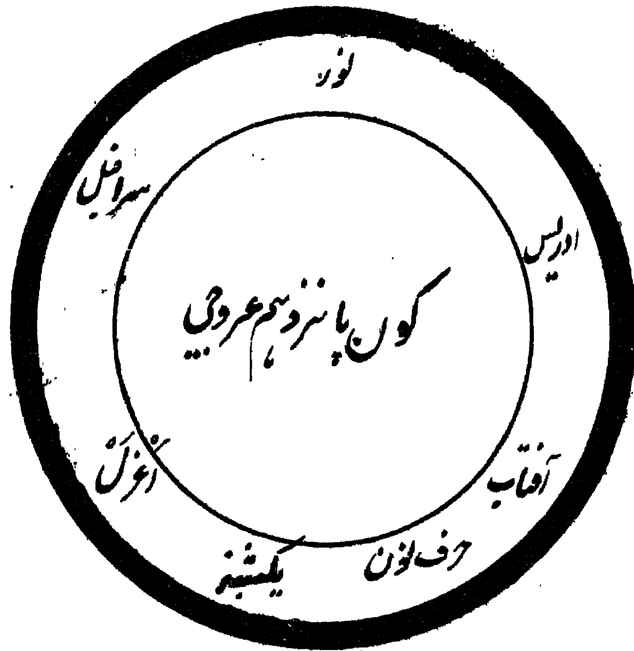
یہ تیرہواں کون جس چرخ دوم
موجد ہے وہان سے کل شی کا
ہی موجد کوکب و عطارد
عالم کا حساب کل کتاب اور
بھی موجد منزل زبانی
کل اہل قلم کا پڑہنا لکھنا
اس ہی کیطرف تمام منسوب
یوحائیل اس فلک کا مختار
عیسی بھی اسی مقام پر ہین
مغرب سے یہ چرخ شرق کو جاے

محصی ہے مربی اسکا ہردم
موجد ہین اسیکی حضرت عیسی
یوحائیل اور بدھہ کا موجد
ہی دست قلم مین اسکے فی الفور
بھی موجد حرف طای حطی
اور اور علوم کا بھی سکھنا
احصائی مین اسکے سب ہین محسوب
حاکم ہے وہان کا اور سردار
اور حکم خدا کے منتظر ہین
یک سال مین دور پوراکر آئے



اے بھائی یہ کون چودھواں ہے — صورت میں حسین نوجواں ہے
ہے اسم مصور اسکا مظہر — موجد ہے مربی و مقدر
ہے موجد یوسف اور زہرہ — بھی موجد عفر اور جمعہ
موجد ہے وہ اور حرف را کا — بھی ہے وہ مربی اس سرا کا
خوش شکل نباتی یا جمادی — ہے اثر سے اسکے اتحادی
ہر شکل حسینہ اور مرغوب — ہے اثر سے اسکے در جہان خوب
نقاش خدائی ہے وہی اسم — منسوب ہے اس سے حسن ہر قسم
صورت اصل اس مکان کے ہیں — باقی جو ہیں انکے حکم پہ ہیں

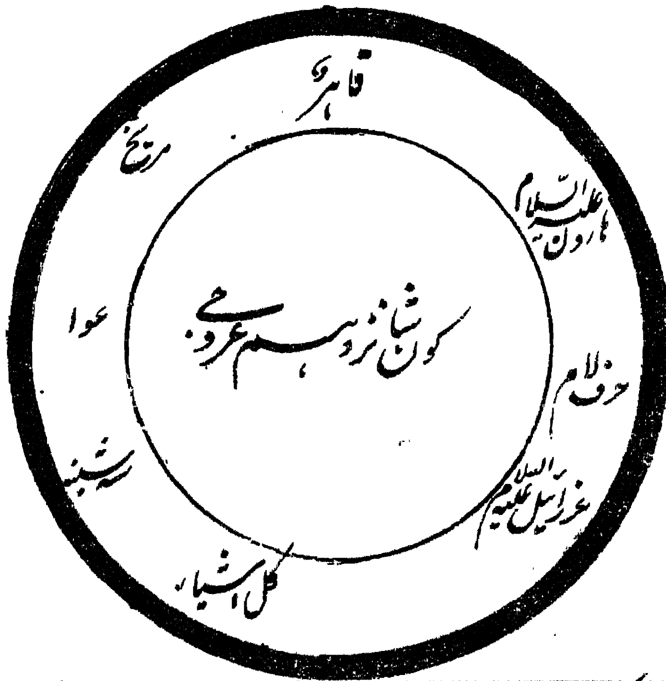
یہ چرخ زغرب شرق کو جائے
یک سال میں پورا دورہ کرائے



پندرہوان یہ کون نور کا ہے
وہ نور جو اسم ہے خدا کا
ہے موجد آفتاب و اتوار
وہ اسم ہے موجد سرافیل
اشیا جو ہون اس سما کو منظور
ہے موت و حیات اثر اسکا
روحانیہ جو جو ہو وین اسرار
سرخیل وہان کے ہین سرافیل

نورانی سبھی ظہور کا ہے
موجد ہے مربی ہین سما کا
بھی موجد نون اُغزل ای یار
ہے موجد ادریس او ربتفصیل
موجد ہے انھون کا لیں وہی نور
بھی غیب و شہادت اس سے پیدا
ہین اثر سے اسکے سب نمودار
ہر امر کی سب جنسے ہوے تکمیل

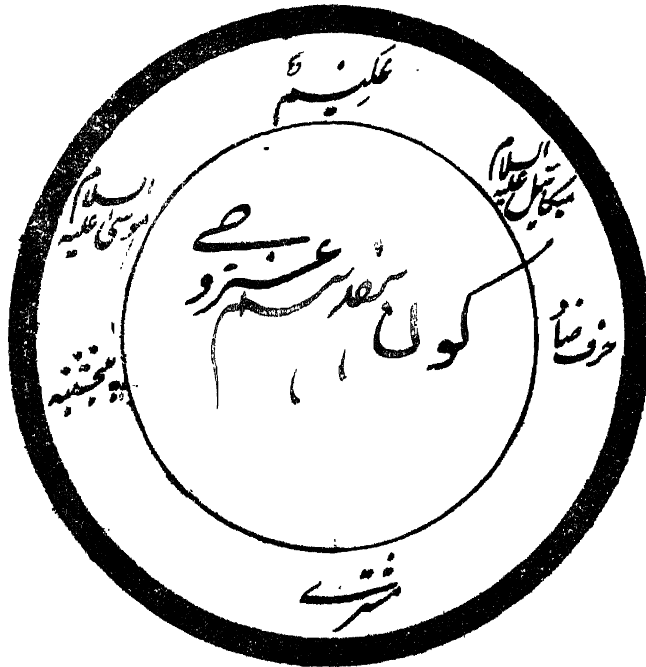
مغرب سے بہ مشرق اسکی ہے چال
دوریکو ہوا سکے کامل اک سال



یہہ سولوان کون چرخ ہی بجسم
ازروی مناسبت ہی ظاہر
بھی موجد ہارون اور عوا
بھی موجد عزرئیل نامی
اس چرخ کے ہو دین جو جو اشیا
احراق دماء وحمیات اور
ہی فتح وشفا کا وہ ہی معدن
اسرار وعلوم اسکے یکسر

مریخ اسی چرخ کا ہی انجم
اس کون کا موجد اسم قاہر
سہ شنبہ ولام کا ہے آقا
جو حاکم چرخ ہین گرامی
قاہر ہے مربی موجد انکا
ہین اثر سے اس سما کے کرغور
ہارون کا بھی وہی ہی مسکن
سے کھلتے ہین تمام عارفون پر

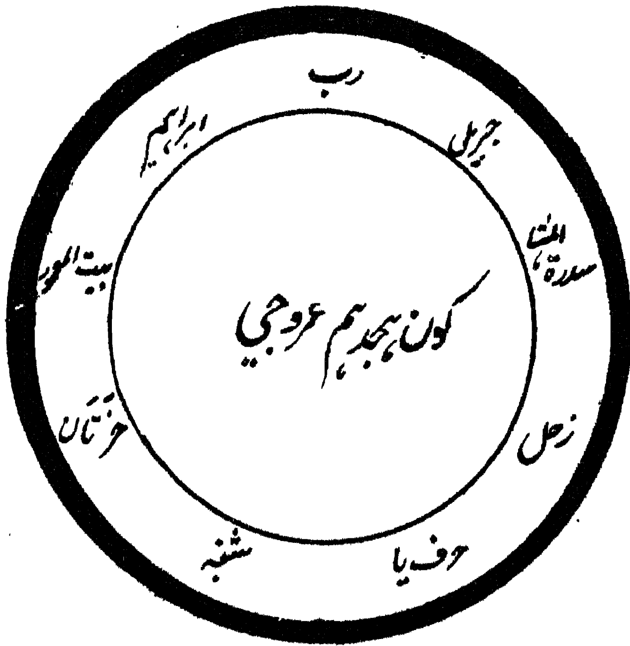
یہہ چرخ بہ شرق غرب سے جاے
ڈیڑہ ایک برس مین دورہ کرآے



یہ کون عروجی مقدس ہے
ہے اسم علیم موجد اسکا
ہی موجد مشتری و حرف ضہ
میکال کا موجد و مربیّ
موسیٰ کا مربی اور موجد
اس حرف کے اثر سے عیان ہے
بھی رفق و ملائمی خوش اخلاق
مغرب سے بہ شرق یہ فلک جائے

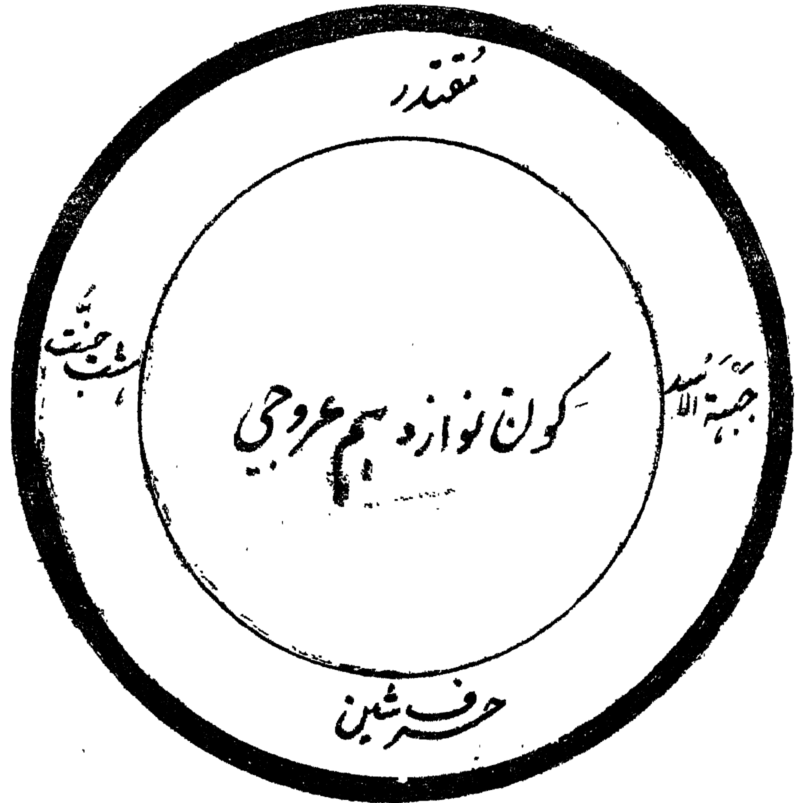
باحیثیت اپنی کلہم ہے
اور انکا وہان کے جو ہون اشیا
بھی موجد ضاد و پنجشنبہ
ہی اسم علیم خاص ربی
ہی اسم علیم اے مُجدِّد
احیاء قلوب عالمان ہے
تاثیر سے اسکے ہین دراٰفاق
دور اپنا تمام کر پلٹ آئے

دور یکو مین اسکے دوازدہ سال
سرخیل وہان کے خاص میکال



یہہ کون جو ہفتم آسمان ہے — از روی عروج اتھاروان ہے
اس برج کا موجد اسم رب ہے — اشیا کے وہان کا بھی سبب ہے
جبریل کا بھی وہی مربی — ابراہیم اور سبت کا بھی
اور اسم وہ موجد زحل ہے — مشکل بھی زحل کی اس سے حل ہے
بھی موجد سدرہ ہی وہی رب — معمور و غیرہ اس سے ہین سب
ہوتے ہین جہان فرشتے باہم — طاعات بدل بدل فراہم
بھی موجد حرف یا و خزتان — جو منزل گیارہوین ہی پہچان
ہین جو جو ملایک اس سما پر — جبریل ہین ان تمام کے سر

سی سال مین یہہ فلک کرے دور
مغرب سے چلے بہ شرق کر غور ہے



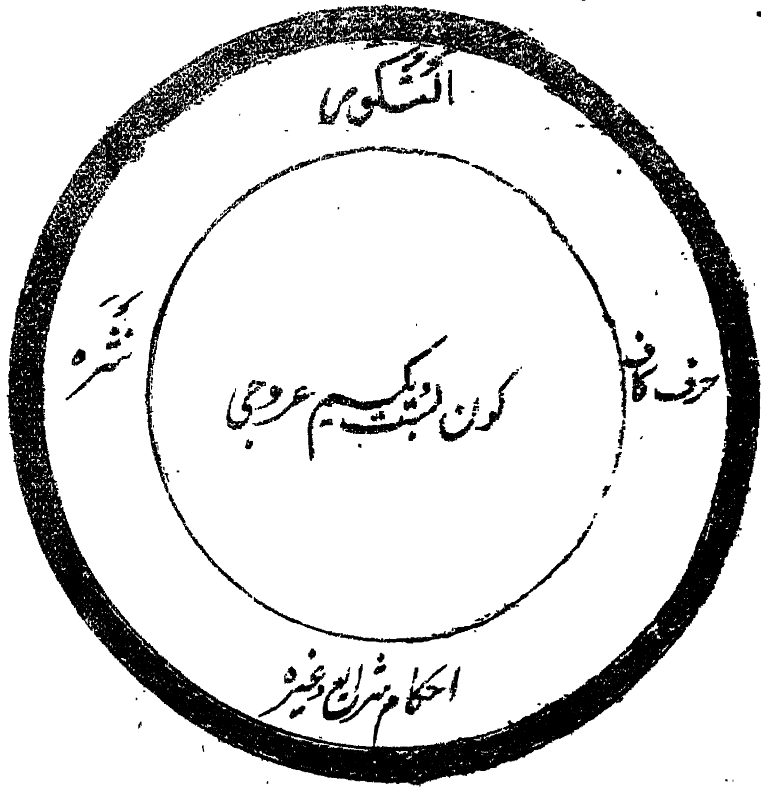
یہہ کون ہے صاحب منازل — آیا کی کرکے طی مراحل
ہے مقتدر اسم موجد اسکا — جسکو کہین کرسی بعض حکما
موجد ہے وہ جبہۃ الاسد کا — بھی شین کا موجد اور آقا
موجد ہے وہ آٹھ جنتون کا — بھی اسکے کواکبون کا آقا
مغرب کی طرف سے یہہ فلک جاے — مشرق کی طرف سے پھر پلٹ آے
چھتیس ۳۶ ہزار سال یک دور — کرتا ہے یہ اسمان کر غور
کل حشر کی روز کل افلاک — ہون جاے بہشت وجنت پاک
تا مرکز خاک اسمان سے — ہو جاے جہنم اگ بھڑکے
اس چرخ کے فائدے ہین اکثر — مذکور بیان یہ حضرت کر



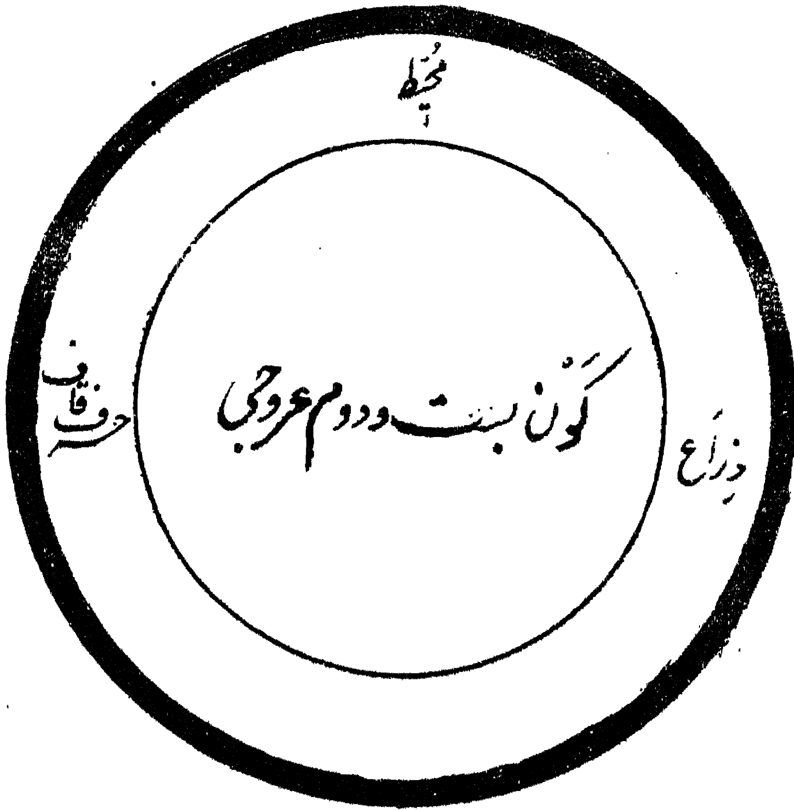
ای بہائی یہہ کون ہے بروجی
کہتے ہین اسکو فلک اطلس
ہے اسم غنی مربّی اسکا
کوکب ہنین ایک اس فلک پر
شفاف ہے جسم اس فلک کا
ہین دوازدہ برج یک بیک سے
ہے برج حمل و ثور و جوزا
میزان عقرب ہے عقربی طور
یہ چرخ ہی غرب شرق کو جاتے
ای کرسی نشین ہفت افلاک

تعداد مین بیسوان عروجی
اسم اسکا غنی و ہر ہے بس
بہی طرفہ و جیم کا ہے آنا
کہتے ہین کہ برج ہین مقرر
ہے آئینہ پر تو اس جہلک کا
ہر برج پہ ایک یک ملک ہے
سرطان اسد اور سنبلہ یا
بہی قوس و جدی ہے دلو و حوت اور نہ
ونرات مین ایک دور اگر آئے
برخیز چہ پہ مرکز خاک

وہ دین تیرا [illegible]



ای بھائی سن اب بیان کرسی — اکیسوان کون ہے عروجی
وہ گھیری تمام خلق کو ہے — پیدا ہین اسی سے خلق و ہر شے
کرسی وہ ہے مستدیر و اعظم — بر صورت عرش و اصل عالم
خالق نے کیا ہے اسکو پیدا — عالم کے لئے فقط ہویدا
کرسی نہین ہوتی گر جہان مین — ہوتی نہی کوئی شے جہان مین
کرسی سمجھ اک وسیع میدان — کل خلق انگھوٹی اسکے درمیان
ہے اسم شکور موجد اسکا — بھی اسکا مربی اور آقا
بھی موجد حرف کاف وہ ہے — نشرہ کا مربی صاف وہ ہے
احکام شریعتون کا مبدا — کرسی ہے اسی سے سب ہین پیدا
کچھ اسمین نہین ہے حرکت و دور — قایم ہین وہان ملائکہ اور



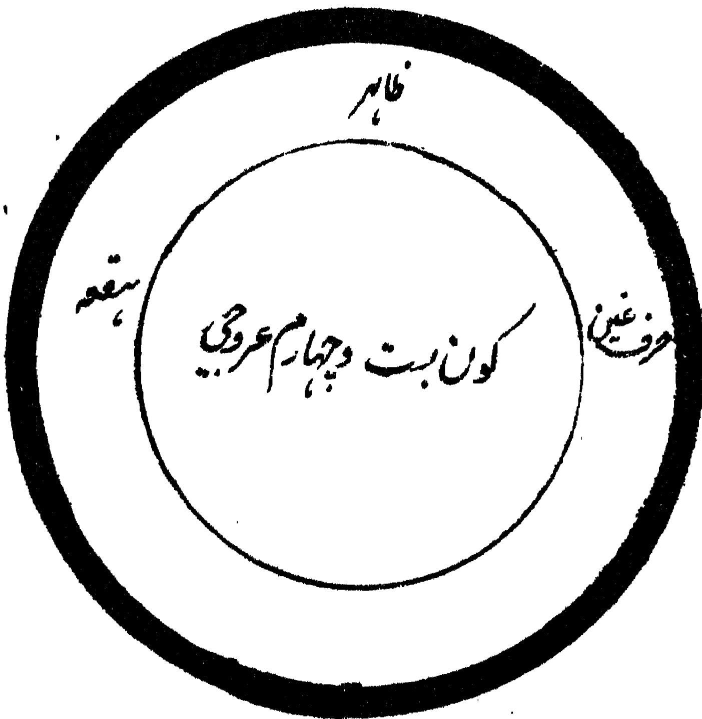
ای صاحب فرش عرش برجل — با ویسوان کون ہے موجل
ہے اسم محیط موجد اسکا — کل جسمون کو ہے اسی نے گھیرا
نا جسم کوئی محیط اس پر — سب اسکے محاط ہین مقرر
موجد ہے ذراع کا محیط اور — بھی موجد حرف قاف کر غور
میدان مین عرش کے وہ کرسی — محسوس ہو مثل یک انگوٹھی
رحمان علی العرش استوا ہے — فرمان اگرچہ یون ہوا ہے
جسطرح کہ عرش پر ہے رحمان — ویسا ہی ہر اک کے ساتھ ہے جان
ظاہر ہے خدا خدا ہے ظاہر — باطن بھی وہی ہے اول آخر
ہے بے کم و کاست ہر زمان مین — یکسان ہے وہ لامکان مکان مین



اى بہائى تيرى ہے شکل نادر
بيتنو لسوان کون شکل کل ہے
ہے جس سے ترى يہہ شکل وصورت
ہے اسم حکيم موجد اسکا
دراصل ہے شکل کل گويا اصل
جامع وہ جميع شکل کا ہے
جو شکل کہ ہو جہان مين پيدا
موجود جو کليات مين سب

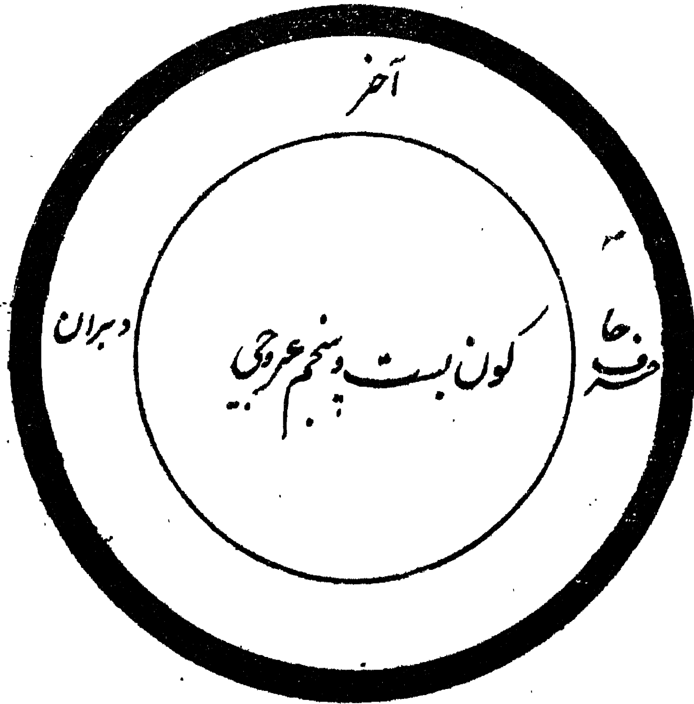
تقويم ترى ہے نيک ظاہر
بے شکل نہ جسم ہے کوئى شکى
کل خلق کى ڈيل ڈول مورت
بھى موجد ہشتعہ موجد جا
اشکال مين باقيات ہے نقل
منقل وہ تمام نقل کا ہے
وہ ذات ہے اسکى موہو مو بدا
يہہ شکل کل انکى ہے مسبب

جو کچھ ہے ظہور عقل يا جسم
ہے ختم بذات شکل ہر قسم



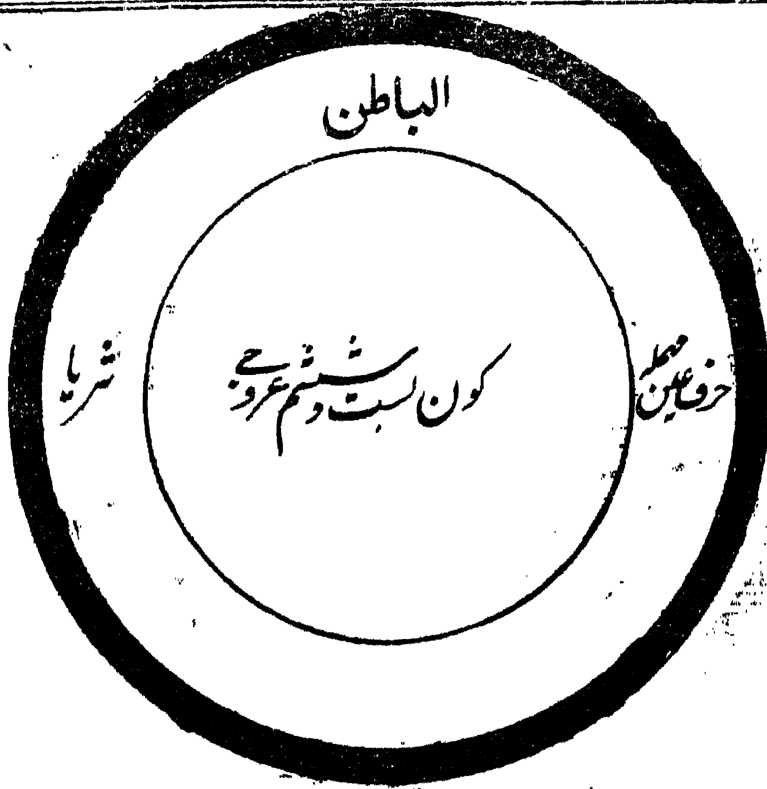
چوبیسوان کون جسم کا ہے
سے ملنے سے طبیعت اور جوہر
احکام طبیعت اور آثار
سب جتنے کہ ہوے ہوں طبعی اجسام
سے ہے اثر طبیعت انہین پیدا
جسطرح حرارت و برودت
سے ہے موجد جسم اسم ظاہر
وہ موجد حرف غین کا ہے
تاثیر سے جسم کل کی ہردم
یہی جسم کل اصل اصل سے مل

کلی وہ تمام قسم کا ہے
پیدا ہوا جسم کل مقرر
ہوتے ہین بجسم کل ہو دار
یہہ جسم ہے اُنکے قبل مادہ
بھی اثر مادہ ہو پیدا ہے
ہین اور یبوست و رطوبت
اور اسکا مربی مفاخر
بھی موجد منقعر ہوا ہے
اجسام تمام ہین مجسم
پھر روح سے ہو بروح مائل



کچھ اور سنو اجی میان جی
معقولی وجو د ہے بابا جان
جب معنوی آدم اور حوا
ماما حوا ے باطنی سے نے
بچے دو جنی ہے یک طبیعت
وے عقل و نفس کے پسر ہین
مانند پدر ہے وہ طبیعت
ہے پہلی طبیعت اور جوہر
ہے مرتبہ تغیر الطبیعت
اسم آخر ہے موجد اسکا

پچیسوان کون ہی عروجی
مت قابل قسمت اسکو پہچان
باطن مین نکاح پائے اپنا
ہو حاملہ حمل توامان سے
دیگر ہے ہبا ہبا دیت
یک حمل سے دونو سر پسر ہین
ما در کیطرح سے ہے مادیت
پیچھے سے ہے مرتبہ مقرر
ہے مرتبہ جو تھا مادیت
دبران کا اور موجد حا



ای بہائی سن اب بگوش رغبت — چھبیسوان کون ہی طبیعت

ہی اصل ہمہ طبیعت کل — ہر طبع کو اس سے ہو تنزل

وہ قوت خاص نفس ہے جو — خارج مین ہین وجود جسکو

قدرت سے خدا کی سب ہے مقدر — ہے مادہ سب کا اسکے اندر

ہے اصل طبیعتان طبیعت — نے اسمین حرارت و برودت

اسماء الہیہ کی تاثیر — ہے حکم خدا سے اسمین جاگیر

اسم باطن ہے موجد اسکا — اور انکا جو اس سے ہووین پیدا

پس ہے وہ طبیعت اصل اشیا — جیسا کہ ہے باطن اصل اسما

موجد ہے وہ عین مہملہ کا
ہے وہ ہی مربی ثریا



ہے کون عروجی لب ہفتم
پاکیزہ نفیس نفس کل ہے
پیدایش نفس لب عجب ہے
خالق نے جو کی ہی عقل پیدا
کہتے ہیں اسیکو نفس کل ہے
نام اسکا ہے اور لوح محفوظ
متاثر ہی اسمیں ملتوی ہی
اسم باعث ہی موجد اسکا
منزل جو بطین کی ہی قمری
ہی اسم وہی مربی ہا

خود عقل سے سمجھو نفس کو تم
یہہ نفس ہے اصل نفس ہر شئے
خلقت کو جو خلق کی سبب ہے
ظل اس سے ہوا یک ہیولا
پیدا ہی اسی سے نفس ہر شئے
الواح جہان کے جس سے ملحوظ
ما حوا ئے معنوی ہی
بے اسکے نہ کوئی ہو وے پیدا
باعث اسکا بھی ہے مربا
ہے حلقے ز حروف ہا ئے سیپا



اے بھائی چل اب ہم اصل پر جائیں
خود عقل سے اپنی عقل کو پائیں

یہہ کون عروجی آخری ہے
ہر کون پر اسکو برتری ہے

ارواح مہیمہ سے یک روح
جس پر ہوا باب علم مفتوح

وہ اول خلق و عقل کل ہے
مرجع وہ ہے بہر عقل ہر شیے

کی پہلے تجلی سے حقنے اسپر
جس سے ہوا فتح علم کا در

تفصیل سے تا دخول جنت
حاصل ہوئی اسکو علومیت

جب اور تجلی سے حقنے فرمائی
تب ظل حدوث اسنے یکپائی

وہ ظل حدوث نفس کل ہے
مرجع ہے وہی بہ نفس ہر شے

ہے معنوی آدم عقل اول
ہے معنوی حوا نفس مجمل

اے بھائی سن اب کہ سب کے سب ہم
ظاہر میں ہیں ابن حضرت آدم

باطن مین ہمارے باپ اور مان | ہی عقل کل اور نفس یہان
اونسے ہی ہوے تمام پیدا | دونون سے ہوئے دو جہان ہویدا
بالجملہ یہہ عقل کل مجمل | ہی سارے مجردون کے اول
فیضان خدا کو ئے ہوا گے | راجع ہو بہ بندگان خدا کے
کامون کو جہان کے حادثون کے | محفوظ یہہ تا قیام لکہے
اقبال جہان اوسیکا ہی نام | ادبار جگت بہی اسکے ہی نام
ہے اسم بدیع موجد اسکا | شرطین بہی کی ہی اونسے پیدا
بہی موجد ہمزہ ہی وہی اسم | اکوان یہان ہین ختم ہر قسم

فایدہ

اے بہائی سمجھ کہ کل عالم | گولے کیطرح ہے گول اعظم
گول اسکی خدا ہی کلہم گول | جب بیٹھ کے دیکہہ تو نہ کچھ بول
کل بس پر آٹہہ کون جسکے | ہین قابل فہم اور حس کے
یک یک سے بڑا ہے کون ایک پر ایک | اجوف ہی مدور ایک پر ایک
بالا ہی ہی کون مثل میدان | زیرین ہے انگوٹھی ایک درمیان
ہی عرش برین محیط سب پر | ترکیبین ہو یا بسیط سب پر
کہنے مین اوسیکو ماسوا اللہ | اللہ اللہ ماسوا اللہ
عالم سے خدا خدا سے عالم | قیومی سے ہی جدا نہ یکدم

ہے عرش برین محیط اجسام — اجسام محاط اسکے مادام

اقصٰی محیط عرش کو ہے — تا مرکز خاک فرش کا ہے

مرکز سے لے عرش تک مکان ہے — باہر دونوں کے پس کہین کہان ہے

وہ ذات سے اپنے لامکانی — صفتون سے مکانی ہے زمانی

شش جہت ہے بنائے عالم — تا جہت رہے کے بنائے عالم

ہر جہت بھی ہے اسی خدا کا — غلبہ ہوا گر کہین عجب کیا

اللہ معک خدا کا ہے قول — پڑھ سنکر اسے نمایہ لاحول

جانون مین بھی اقرب اور ہے بات — کر صبر خدا ہی صابرون سات

اشیا جو جہان مین ہین ہویدا — صانع کے سوا ہوئے نہ پیدا

بالقوہ خدا کے ہین بہت نام — ہین اوسکے صفات غیر انجام

بالفعل ہین بست و ہشت اسما — ہر کون کے جہت سے مسمّٰی

ہر ایک ہے رفیع و ارفع اسمین — اکوان ہی ادنی اسے اعلٰی ہوون

۱ بدیع	۲ باعث	۳ باطن	۴ آخر	۵ ظاہر	۶ حکیم	۷ محیط
۸ شکور	۹ غنی	۱۰ مقتدر	۱۱ رب	۱۲ علیم	۱۳ قاہر	۱۴ نور
۱۵ مصور	۱۶ مخفی	۱۷ مبین	۱۸ قابض	۱۹ حی	۲۰ محیی	۲۱ ممیت
۲۲ عزیز	۲۳ رزاق	۲۴ مذل	۲۵ قوی	۲۶ لطیف	۲۷ جامع	۲۸ رفیع الدرجات

اسماء الٰہی سارے رب ہین — مرتوب حروف اور سب ہین

ہر اسم جو ہے رفیع درجات	برزخ ہے وہ جامع کمالات
موجد نہ رفیع ہے کسی کا	لیکن وہ مربی ہے نبی کا
اسماءِ کیانیہ بھی حک[۲۸] میں	بھی حرف و منازل و ملک میں

۱ ہمزہ	۲ ہا	۳ عین	۴ حا	۵ غین	۶ خا	۷ ق
۸ کا	۹ جیم	۱۰ شین	۱۱ یا	۱۲ ضاد	۱۳ لام	۱۴ نون
۱۵ را	۱۶ طا	۱۷ دال	۱۸ تا	۱۹ راء	۲۰ سین	۲۱ صاد
۲۲ ظا	۲۳ ثا	۲۴ ذال	۲۵ فا	۲۶ با	۲۷ میم	۲۸ واو

۱ ملک الہمزہ	۲ ملک الہا	۳ ملک العین	۴ ملک الحا	۵ ملک الغین	۶ ملک الخا	۷ ملک القاف
۸ ملک الکاف	۹ ملک الجیم	۱۰ ملک الشین	۱۱ ملک الیاء	۱۲ ملک الضاد	۱۳ ملک اللام	۱۴ ملک النون
۱۵ ملک الرا	۱۶ ملک الطا	۱۷ ملک الدال	۱۸ ملک التا	۱۹ ملک الزا	۲۰ ملک السین	۲۱ ملک الصاد
۲۲ ملک الظا	۲۳ ملک الثا	۲۴ ملک الذال	۲۵ ملک الفا	۲۶ ملک البا	۲۷ ملک المیم	۲۸ ملک الواو

۱ شرطین	۲ بطین	۳ ثریا	۴ دبران	۵ ہقعہ	۶ ہنعہ	۷ ذراع
۸ نثرہ	۹ طرفہ	۱۰ جبہ اسد	۱۱ خرتان	۱۲ صرفہ	۱۳ عواسماک	۱۴ اعزل
۱۵ غفر	۱۶ زبانی	۱۷ اکلیل	۱۸ قلب	۱۹ شولہ	۲۰ نعائم	۲۱ بلدہ
۲۲ سعد الذابح	۲۳ سعد بلع	۲۴ سعد السعود	۲۵ سعد الاخبیہ	۲۶ مقدم	۲۷ موخر	۲۸ رشا

جن حرفوں سے آدمی کرے بات	ہر حرف کو ایک ہی ملک سات
حلقی وسطی حروف شفتی	الفاظ ہیں جن سے مشتق سفتی

الفاظ مین جیون نفس انسان — عالم ہے سبھی نفس رحمان

بس عقل سے شکل کل تلک اکوان — مین غیر مجسم امری جان

جد عقل ہے نفس جدہ ای بیاھی — مین جوہر و طبع باپ اور مائی

ہے جسم ولد رقم اولاد — ہے لازم ولد شکل رکھہ یاد

باقی کے ہین کل مجسم اکوان — از عرش برین بہ ناقص انسان

ہر ہر کو ہے عقل و نفس طبع اور — جوہر جدا و شکل کر غور

ہر کون کو خاص ایک ہی کام — گردش رہے یا سکون مادام

تاثیر بھی ہے ستارگونکو — ہر کون کو یک خصوصیت ہو

ترتیب کو اصل مین ہو ہر آن — اسماء الٰہیہ کا فیضان

جامع وہ جو ہے بکل اکوان — کہتے ہین اوسیکو کامل انسان

وہ اول جوہر جو اھر — ہے آخر مظہر مظاہر

مانند خدا رسول یک ہے — شخص و عکس اسمین کچھہ نہ شک ہے

اسماء الٰہیہ مین ارباب — مربوب کیا بنہ ہین ذریاب

اسماء کیانی آخر اول
از روئے نزول مین مجدول

	۱	۲	۳	۴	۵	۶
کلیات اکوان کلیه	عقل کل که جد جسم کل است	نفس کل که جد جسم کل است	طبیعت کل که اب جسم کل است	جوهر هبا یعنی مادة المواد که ام جسم کل است	۷ جسم کل ولد	شکل کل که لازم مولدات
	عقل عرش	نفس عرش	طبیعت عرش	مادهٔ عرش	۸ جسم عرش	شکل عرش
	عقل کرسی	نفس کرسی	طبیعت کرسی	ماده کرسی	۹ جسم کرسی	شکل کرسی
	عقل فلک اطلس	نفس فلک اطلس	طبیعت فلک اطلس	ماده فلک اطلس	۱۰ جسم فلک اطلس	شکل فلک اطلس
	عقل فلک منازل	نفس فلک منازل	طبیعت فلک منازل	ماده فلک منازل	۱۱ جسم فلک منازل	شکل فلک منازل
	عقل فلک زحل	نفس فلک زحل	طبیعت فلک زحل	ماده فلک زحل	۱۲ جسم فلک زحل	شکل فلک زحل
	عقل فلک مشتری	نفس فلک مشتری	طبیعت فلک مشتری	ماده فلک مشتری	۱۳ جسم فلک مشتری	شکل فلک مشتری
	عقل فلک مریخ	نفس فلک مریخ	طبیعت فلک مریخ	ماده فلک مریخ	۱۴ جسم فلک مریخ	شکل فلک مریخ
	عقل فلک شمس	نفس فلک شمس	طبیعت فلک شمس	ماده فلک شمس	۱۵ جسم فلک شمس	شکل فلک شمس
	عقل فلک زهره	نفس فلک زهره	طبیعت فلک زهره	ماده فلک زهره	۱۶ جسم فلک زهره	شکل فلک زهره
	عقل فلک عطارد	نفس فلک عطارد	طبیعت فلک عطارد	ماده فلک عطارد	۱۷ جسم فلک عطارد	شکل فلک عطارد
	عقل فلک قمر	نفس فلک قمر	طبیعت فلک قمر	ماده فلک قمر	۱۸ جسم فلک قمر	شکل فلک قمر
	عقل کرهٔ نار	نفس کره نار	طبیعت کره نار	ماده کره نار	۱۹ جسم کره نار	شکل کره نار
	عقل کره هوا	نفس کره هوا	طبیعت کره هوا	مادهٔ کره هوا	۲۰ جسم کره هوا	شکل کره هوا
	عقل کره ماء	نفس کره ماء	طبیعت کره ماء	ماده کره ماء	۲۱ جسم کره ماء	شکل کره ماء
	عقل کره خاک	نفس کره خاک	طبیعت کرهٔ خاک	ماده کره خاک	۲۲ جسم کره خاک	شکل کره خاک
	عقل جماد	نفس جماد	طبیعت جماد	ماده جماد	۲۳ جسم جماد	شکل جماد
	عقل نبات	نفس نبات	طبیعت نبات	مادهٔ نبات	۲۴ جسم نبات	شکل نبات
	عقل حیوان	نفس حیوان	طبیعت حیوان	مادهٔ حیوان	۲۵ جسم حیوان	شکل حیوان
	عقل ملک	نفس ملک	طبیعت ملک	ماده ملک	۲۶ جسم ملک	شکل ملک
	عقل جن	نفس جن	طبیعت جن	مادهٔ جن	۲۷ جسم جن	شکل جن
	عقل انسان	نفس انسان	طبیعت انسان	مادهٔ انسان	۲۸ جسم انسان	شکل انسان

دربیان صفت عالم مثال

اے بھائی سمجھ مثال کی بات / ثابت جو ہی عقل و نقل کے ساتھ

پہچان کہ وہ مثال کیا ہے / تحقیق کر اوسکا حال کیا ہے

وہ ہے ز تصورات انسان / محسوس کی کیفیت کے درمیان

ادراک مین جو خیال سے آئے / ترکیب لطیف سے بنایائے

ترکیب کثیف سے بری ہو / تبعیض و نہ تجزیہ ہو اسکو

نہ خرق اسے نہ توڑ اسمین / نا غرق اسے نہ جوڑ اسمین

نورانیت و تجردی سے / یا روح مماثلت ہی رکھے

با عالم حسی و مقدار / محسوسی مین ہو مشابہت دار

جہتین مین انکے ہووے مائل / برزخ ہے وہ اور حد فاصل

اس برزخی مرتبے کو حکما / کہتے ہین مثال نام اسکا

دو قسم من اوسکے متصل ایک / اعلے ہے مثال منفصل ایک

جو لفظون کو پائے اور اجسام / ہے متصل اس مثال کا نام

جو روحونکو پائے معنیان اور / ہے یہ سمجھ وہ منفصل ہی کر غور

بیدار مین اور خواب کے بیچ / پاوے کوی شکل شیر یا کچھ

ان شکلون کو تو مثال ہی جان / ہر شئے کی مثال یون ہی پہچان

ہر جسم کو ہے مثال ثابت / ہو مو بہ مو اسمین حال ثابت

اس جسمی مثال کے ہیں وہ طور　　ہے متصل ایک منفصل اور
پاتینکو جسے خیال ہے خام　　ہے منفصل اوس مثال کا نام
ہو روح ہے شکل جسم اوسمین　　اجسام ہی شکل روح لیوین
ہوتے ہین مشخص اوسمین اعمال　　لیتے ہین معانی صورت حال
اجسام بنین مجردات اور　　خرق عادات و نادرات اور
منکر و نکیر کے سوالات　　بھی راحت قبر و غم کے حالات
اس عالم منفصل مین ہین سب　　دُنیا کے سزا جزا مرتب
افلاک سے لیکے تا عناصر　　جو انکے میانے ہووین حاضر
ہر یک کے مناسبت سے معدود　　ہین عالم منفصل مین موجود
اجسام صقیلہ اور شفاف　　اب آینہ سے ہو شئی کوئی صاف
اُنہین جو دکھاتے دیوین اشکال　　ہے عالم منفصل بہر حال
پاتینکو جسے خیال لازم　　وہ عالم متصل ہے خادم
ہے عالم منفصل جیون آقا　　یہہ متصل اسکا مثل چیلا
وہ عالم منفصل گویا بحر　　یہہ عالم متصل ہے جیون نہر
مطلق وہ مثال منفصل ہے　　با قید مثال متصل ہے
پاتے ہین ملاحظے سے جسکے　　مطلق سے طرف کے بھید سارے
ہر ہر بند سے انکے سر کے درمیان　　حاصل ہے خیال متصل جان

تمثیل

اے بھائی سُن اب مثلت مثلاً — انجان نہ ہو تو جان عمداً
کہتے ہیں زمین بہت بڑی ہے — اُتری چوڑی سمجھی بڑی ہے
ہے گرچہ زمین عظیم جُثّہ — لیکن ہے قمر کی پاؤ حصہ
بالجملہ قمر بہت بڑا ہے — ہر یک کی نظر میں بن کھڑا ہے
تاہم وہ بھر خیال موجود — سوتے جگنے کے حال موجود
یک چاند فقط کروڑوں لک ہو — آتا ہے خیال میں سبھوں کو
اقتار کروڑہا خیالی — بے شبہ ہیں عالم مثالی
یک شخص کو سیکڑوں تے انسان — ہر حال میں دیکھتا ہے اسکان
یہہ جسم جو مادّی ہے خاکی — اظہر ہے کہ اوسکو ہو ملاکی
اس جسم مثال کو نہیں گھات — ہے قائمی اسکو روحکے ساتھ
ہر جسم مثال روح با سم — میں دو تو شریک راحت و غم
ہے جسم مثال غور کی جائے — کسطرح وہ اسکو پے پہلائے
لاکھوں کے خیال ایک آوے — ہر یک بخیال اُسے بچھاوے
پھیلاؤ مثال کا ہو جب یوں — ارواح کو کسطرح نہ ہو کیوں
گر آوے خیال میں کوئی شئے — اُس شکل کے ساتھ روح بھی ہے
بے روح مثال کوئی کیا ہو — بن روح مثال جسم نا ہو

تمثیل

کئی کوئی سوتے اد بینہ | جا دیوے نزیارت مدینہ
یہہ روح و مثال کی ہی حالان | بستر سے مزار تک ہے یکسان
یا عرش پہ جائے کوئی سوتا | یا تحت ثرا سے آئے ہوتا
لے فوق سے تحت تک ہے سوق | ہون راحت و رنج مین بصد ذوق
ئے نکلتے فقط مثال کے مین | سے قال گذرتے حال کے مین

فائدہ

حیوانونکی جان سے جان انسان | اعلےٰ و لطیف تر ہی ایجان
سے ہے جان ملایک اُن سے اعلےٰ | سرخیل کا خیل سے دو بالا
ویساہی مثال انس و جن سے | الطف ہین مثال ملک کے
پہیلاؤ جسد مین نام کا ہے | زاید ہو اگر تو بام کا ہے
پہیلاؤ مثال کا زیادہ | ہر جا ہے موافق ارادہ
پہیلاؤن مین روح کا ہی بڑھکر | اعلاؤن مین اور اور برتر
نزدیک رسول خاص عربی | آتے تھے امین ہو دحیہ کلبی
نے اپنے مقام سے الگ تھے | تو جان یہان وہان تلک تھے
خاصان متعدد مکان مین | دعوت پہ گئے ہین ایک زمان مین
جیون جاوے نظر فلک پہ جس آن | رہتی ہے یہان وہان یکسان

ہے روح مبارک سے منور | جو نور ہن سے پیدا ہو نکلے ہر

حضرت کا مثال سب سے اعلی | عالم کے مثال سے وہ بالا

بھی جسم شریف لطف دیاک | کیا ہووے عجب گذرنا افلاک

جس جسم کا سایہ کل جہان ہو | اس جسم کو سایہ پھر کہان ہو

معراج نبی سے ہی عجب کیا | حاصل جو ہوا ہی قرب مولی

در بیان صفت عالم ارواح

اے بھائی سمجھ کہ کون ہے روح | تا کشف کا در ہو تجھ پہ مفتوح

جو عینی مظاہرون کے درمیان | رکھے صفت ظہور اعیان

خود ذات کو بھی صفاتکو پائے | اور اپنے سرکے ذاتکو پائے

اور عقل سے آپ پائے جاوے | آثار سے عقل ہیچ اوسے

ترکیب کثیفی اور لطیفی | نا رکھے بسیط ہووے خود ہی

یہہ مرتبہ روحی زیر جبروت | ہے عالم روح و عقل و ملکوت

اقسام ارواح

ارواح کثیر ہین ملا عجیب | اقسام ہین انکے پانچ لاریب

اول ہین ملک ملاء اعلی | در طاعت و ذکر حق تعالی

خالق کے حضور خلق سے دور | تا ہم بخدا ہین عنصر مامور

دوم عقول مجردہ

دوم ہین عقول جون مذکر ذاتون مین نفوس کے موثر
دربان ہین درالوہیت کے فیضان ربوبیت کے حیلے
ارواحون کے صفمین سب سے اول وہ جو ہے رئیس کل مکمل
کہتے ہین اوسیکو روح اعظم اور عقل بھی عقل کل مکرم
بھی ام الکتاب و عقل اول اے علی قلم اور نور اکمل
یہہ عقل کل و عقول جزوی اقسام سمیت جو ہین اپنی
جبروتی مقام پر ہین قایم جبرئیل وغیرہ جو ہین دایم
دیتے ہین جہانکی سربرائی ہے جسپہ گواہ کل خدائی

سوم نفوس مجردہ

سوم ہین نفوس کل عالم اجسام کی پرورش کو ہر دم
کہتے ہین عقول ہین موثر النفس متاثر و مدبر
ملکوتی ملک ہے نام انکا تدبیر جسد ہے کام انکا
ظلمانی جسم یا ہو نوری یا معنوی جسم یا ہو صوری
بانسبت ان ملائکون سے آتے ہین وقوع بیچ سارے
جون معجزے و نفوس عظام کرتے ہین اثر بدیگر اجسام
سردار نفوس جملہ الواح سلطان ہمہ مدبر ارواح
ہے نفس کل اپنی کلیت سے اسکی صف اولین ہے جائے

مصحف ہے بسین کہ اسمین اشیا | تفصیل سے ہے ظہور انکا
باعدم تغیر و تبدل | محفوظ بلوح ہین سمجھ کل
پس نفس کل و نفوس دیگر | ملکوتی مقام پر مقرر
جو عنصریات عنصرون مین | رکہتے ہین تصرفات روحین
کہتے ہین انہین نفوس اسفل | اسفل مین ہی انکا ہووے محل
جو عنصری ہون نفوس وے سب | جزوی ہو بسیط یا مرکب
ملکوتی مقام اسفلی مین | اقسام سمیت اپنی ہووین

چہارم نفوس منطبعہ

ہے منطبعہ نفوس جو تھے | تدبیر بدن فقط ہے ان سے
روحانیہ جو مجردہ ہین | ئے انکے قوی مدبرہ ہین
جو صورتین ہونے والیان ہین | نقش انکے انہین درمیان ہین
افلاک کو کہتے نفس دو ہین | افلاکیہ سر براکو جو ہین
یک ناطقہ مجردہ ہے | یک منطبعہ بمادہ ہے
انسان مین بھی نفس دو اسیطور | یک منطبعہ ہے ناطقہ اور
ہے ناطقہ پاک مادے سے | سب کام جسد مین اسکے
وے منطبعہ جو در سما ہین | انسان کے اسنگے جون قوے ہین
فایض ہو یہ نفس ناطقہ تب | ساری ہو بدن کرین مرتب

ملکوتی ملائکہ کے درمیان — ہے جسم کل آگے سب کے بیچہان
بہ نفس کل و نفوس جزوی — قایم اپنے مقام پر ہی
ازروئے حفاظت اے حق آگاہ — ہین عقل سبہی خلیفۃ اللہ
من جملہ نفوس ناطقہ اور — عقلو نکے خلیفہ ہین اسطور

پنجم ارواح سدنہ

ہین پانچوین قسم کے وے ارواح — اجسام کی جنسے ہووے اصلاح
سدنہ و قوے بہی انکاہی نام — اقسام کے جسم کے ہین خدام
جون غازیہ اور جاذبہ ہے — بہی ہاضمہ اور دافعہ ہے
بہی مولدہ ہے مصورہ اور — ایسے کئی اور رتن مین کر غور

فایدہ

جب تخم زمین مین ہو بلا اور — اجزاے عناصر اسکو لین گہیر
وہ تخم بجود بقوت اپنے — اجزائے عناصر اپنے لیوے
بر شکل معینہ نمود آئے — افزایش جسم کو نمو لائے
پہر موڑ ہو ساق ڈالیان پات — ازبار ہو پہول اور ثمرات
آخر ہو ضعیف اور مفقود — متلاشی ہوے یعنی نیست نابود

ایضاً

بہی خون و منی رحم مین ہوکر — تدبیر سے مان کے ہون مدبر

نطفہ مع خون علقگی سے
رفتہ رفتہ وہ مضغگی سے
پھر مضغگی سے جنینیت پائے
طفلی سے صبا بلوغ پر آئے
بعد اسکے شباب ہے کھونت
آخر میں اسے ہو شیخوخیت
ہوتے ہوتے ہو شیخ فانی
ختم اپنی کرے ہے زندگانی
اجسام کی ہووین جو حالات
ان سب مین قوتونکے مین کمالات

ایضا

ویسا ہی عفونت مرکب
حد کو پہنچ اپنے ہو مرتب
ہو جسم و مثال و روح پیدا
افعال اقوال ہون ہو یدا

فائدہ

بالجملہ نفوس آسمانی
اور اونکے قوے جو مین نہانی
ہر جسم کے بیچ سر بسر مین
علوی سفلی مین منتشر مین
وے ذرے مین شمس نفس کل کے
یا برگ سے مین ریاض گل کے
افلاک مین باپ مان عناصر
اولاد حوادثات ظاہر
افلاک عناصرون پہ گردان
جون مادے پہ نر کرے ہے جولان
افلاک کے گردشون سے ظاہر
ہو وے متاثرہ عناصر
تاثیر سے خوم مثال حال
پیدا اثر جو پتہ کو ہر سال
بس اسکے نفس کی ہیں نشانی
خود جوش کیا ہی نفس کل نی

اس شکل سے ہو جو ہو مقدر / آوے ہے پہن لباس باہر
پس فیض جدید ایک پہنچا / سے ہے معدنی نفس نام اسکا
جو عنصری ہین لطافتین خوب / اس فیض کے اثر سے ہون مجرو
اس معدنی نفس کے دو خادم / ہین خفت و ثقل جیون ملازم
وے تینون ہین خادم نباتی / خدمت کے لئے مدام ساقی
پہر جوش کیا ہے نفس کل نے / اچھی صورون مین معدنی کے
پس پائی ظہور کل نباتات / لے معدنی نفس و خادمان سات
پہر فیض جدید ایک پہنچا / سے ہے جذب عناصر اثر اسکا
ہین آٹ نباتیہ کے خادم / خادم مخدوم سے ملازم
جب خوب ہوے نبات پیدا / پہر جوش ہوا ہے نفس کل کا
اچھی سی نباتی صورتون مین / پیدا ہوے خاص مورتو مین
پہر فیض جدید اور پہنچا / حیوانیہ نفس نام جس کا
اس فیض کے اثر سے ہو عادی / حیوان ہین بحرکت ارادی
خدام سمیت کل نباتات / حیوانیہ نفس کے ہوے ساتھ
ہین چہار وہ اور خاص خادم / حیوانیہ نفس کو ملازم
جیون خوف و غضب حواس خمسہ / بہی باعث فاعلہ وغیرہ
حیوانیہ جب ظہور پائی / خدام سمیت پوریائی

فصل

حیرت ہے مجھے بڑی عزیزو — اے صاحب عقل و ذہن تمیزو
کھاتا ہے غذا طعام ہے کون — چکھتا ہے مزے تمام بھی کون
حالانکہ ہے روح خود منزہ — کھانے پینے سے بھی مبرّہ
نا جسم کو ہے غذا کی طاقت — نا چکھنے مزو نکی بھی لیاقت
پھر جاتی غذا کہاں کدھر ہے — کونٹھوں سے بہم جو سربسر ہے
رکھے ہیں نظر قوای انسان — با فیض قوی قوای رحمان
پس راحت و رنج شادی و غم — کس پر ہے کہو دکھ اور ماتم
کیا جسم یا مثال پر ہے — یا روح کے خاص حال پر ہے
کہتا ہون سن اب بقول امام — مین جسم کے تین حال ظاہر
کاٹو تو کٹے بدن بھی دکھ پائے — کٹتا نہ اسکا بھی نظر آئے
دو حال مثال کے ہین دریافت — کٹنے کے سوا بحالت خواب
ہے روح کو باقی ایک ہی حال — با راحت و رنج سالہا سال
جب ذات کو سب سے برتری ہے — ہر عیب و زوال سے بری ہے

تمثیل

گر پوچھے کوئی زبان ہے میری — سمجھ بول زبان تو کون ہے ری
کہتی ہے کہ سمجھ زبان ہون مین — نا آنکھ نہ ناک کان ہون مین

پھر پوچھے کہ کیا ہے نام تیرا
کہہ کونسا ہے مقام تیرا

کہتی تھی زبان کہ مین ہون مشتاق
مشتاق کے فیض سر بسر طاق

میرا ہے مقام لامکانی
بالفعل مکانی ہون زمانی

یا روکھوئے نکات کیا ہین
یک جیب کی دو دوبات کیا ہین

طاقت ہی زبانکی اصلمین طاق
مشتاق و زبان ہی روح مشتاق

کر پہلے نزول تھا زبانی
پھر ہے بعروج لامکانی

قرآن نبی کے لب سے ظاہر
جو حق نکھا کہے ہو کافر

یہ قرب نوافل و فرایض
ہے فیض زبان روح فائض

پس روحکوا پنے تو زبان جان
روحون کا ہے روح ایک رحمان

فائدہ

اے بھائی سن اب تو جانکی بات
سن دل سے رکھہ سکو جانکے ساتھ

تن مردہ تو ونکو زندے مین جان
مردے تو ہے زندہ جان پہچان

جون ہو وین قوی بروح مردہ
ویسا ہی جہان بحق شمردہ

خالق کو ہے خاص زندگی ہی
عالم کو تمام مردگی ہے

ہر جسم کو جسطرح سے جان ہی
حق جان جہان جسد جہان ہے

ارواح ملائکہ قوائے ہین
اجسام جہان کے سرا ہین

افلاک وعناصر و موالید
اعضے ہین فقط یہی ہی توحید

در بیان لطیف شدن کثیف

ای بھائی سن اب دو قول قابل ... معقول جو ہین بعقل عاقل
یک ہووے کثیف لطف اعلی ... گندم کا ہے جسطرح نوالہ
گندم جو ثقیل ہے کثیف اور ... ہوتا ہے لطیف کیجئے غور
دہقان اسے بوئے خاک مین جب ... یا پرورشی وہ ہو مرتب
تہوڑے ہی دنونمین آوے باہر ... سر سبز بہ برگ و ساق ظاہر
آخر کو لے آوے سر پہ خوشہ ... از بہر غذا طعام و توشہ
غاذی کی غذا ہو فانیت لے ... انسانیت اور انانیت لے
کہتے ہین اوسے اگرچہ گندم ... آخر کو ہو اسکی گندگی گم
ہوتا ہے فنا وہ روح مین جا ... یا روبہ سے کیا کلام بیجا
گر آدمی ہووے کامل انسان ... کیا جائے عجب ہو جان بجانان
گندم کی طرح اگر نہ ہون ہم ... گندم سے ہون بلکہ جو سے بہی کم

در بیان کثیف شدن لطیف

جسوقت عفونت ایک ہووے ... بو باس نہ اسکی نیک ہووے
جب ہووین دو جا جمع یکجائے ... بدبوئی سے اسکی مغز چڑ جائے
وہ بوئے خفیف اپنی قوت ... لیتی ہے غلیظی اور رنگت
جب اسکے قوی ہنین زبردست ... ہو جسم وہ کچھ بصورت ہست

ایسے ہی کروڑوں لاکھوں کیڑے
پیدا ہوں جہاں میں جوں مکوڑے

جب ہوئے خفیف اسطرح ہو
اجزائے لطیف کسطرح ہو

باروت کی دید میں لگن ہے
گلشن گلشن چمن چمن ہے

جن و پری روز و شب مہ و سال
ہر رنگ دکھیں بصورت حال

ارواح و ملایک از لطافت
نظر آویں بکسوت کثافت

ارواح سبھی جدا جدا ہیں
جوں انکی صور علیحدہ ہیں

ارواح و لطیف ہو مثالی
اوین بلباس جسم حالی

ارواح و ملایک اور جنات
لیں رنگ موافق خیالات

پھر کیا ہے عجب کہ عالم آرائے
ہر کون و مکاں میں نمو وائے

پس کیا ہے عجب کہ رب رحمان
خود بنیں لباس جن و انسان

پھر کیا ہے عجب صدائے عالم
عالم ہی سب بنے بذات خود ہم

ہو جھاڑ کہیں سے کہے انا اللہ
منصور ہو بایزید گہ گاہ

بتلاوے کبھی تجلی طور
دکھلاوے کبھی ظہور پر نور

معراج کی شب نظر میں آیا
امرد کے جمال زلفیں والا

گہ صورت عائشہ دکھائی
فرمائی تجلی ہے خدا نے

اقسام تجلیات سے ہو
پھر پاک کا پاک ذات سے ہو

تحقیق ہے لیس مثلہ شے
وہ شئے ہو اگر تو کیا عجب ہے

جبرئیل بشکل دحیہ کلبی	آتے تھے حضور شاہ عربی
جبرئیل ہوا دحی کلبی اے یار	نا کلبی ہوا جبرئیل زنہار

تمثیل

مثلاً کوئی شخص اپنے اطراف	لاکھون سے لیا ہو آئینے صاف
ہر آئینہ عکس شخص کا لے	زنگ اپنے سر کا ہے نکالے
ہر شخص مین کچھ قصور نا ہو	بے آئینہ بھی ظہور نا ہو
جب شخص کی عکس پر نظر ہے	آئینہ نظر سے دور تر ہے
ہو ویگی نظر جب آئینے پر	گم عکس نظر سے ہو وے یکسر
ویسا ہی جو جسم کو بجہاوے	وہ روح کو پھر کہان سے پاوے
عالم کو جو دیکھتا ہو ظاہر	وہ ہو وے کہان خدا سے ماہر
جو دیکھے خدا تو خلق گم ہین	عجب اسکی نظر سے کلہم ہین

اقسام ظہور

کل تین طرح کے ہین ظہورات	یک مادی ہے بھا دیگت
جسطرح کہ شخص و آئینہ ہے	با مادیت معاشرہ ہے
دوم ہے مجردی کا فیضان	با مادیت خوب کر دہیان
جیون روح کا فیض جسم پر ہے	خالی نہین جس سے کوئی و ہرنے
سوم مجرد از مجرد	ہوتا ہے ظہور اسے مجدد

جسطرح ظہورِ حق تعالےٰ	ارواح مجردہ مین ڈالا
تفصیل سے ظل کو اپنے پھیلا ے	اسما کا ظہور کرکے بتلائے

فائدہ

اے بھائی سُن اب بیانِ ظل کا	کہتا ہون مین راز اپنے دل کا
فرمایا خدا نے مدظل ہے	عالم ہے تمام عدِ ظل ہے
ظاہر ہون کہا وہ پاک رب ہے	پس ڈھونڈنا اسکا بس عجب ہے
عالم ہے دراصل نیست نابود	موجود اسے بوجھنا ہے بے سود
حیرت مین نہ آ نظر کو پھیلا	مت پوچھ زمین آسمان کیا
ہے خواب و خیال کل عالم	مت جان اُسے سراب سے کم
جب تو کہے کچھ گذشتہ حالات	گویا وے ہین خواب کے مقالات
عالم یہ بنا ہے خواب سا ہے	یا فانی سراحباب سا ہے
موجود بدو نفی عدم ہے	یا کئی دمین مثل دم ہے

اقسامِ توحید

توحید خدا کے تین ہین طور	افعالی صفاتی ذاتی کر غور
افعال تمام خلق کے لا	کرنا ہے فنا بفعل مولےٰ
صفتو نکو سبھون کے جمع لاکر	صفتون مین خدا کے ہی فناکر
ذاتین جو تعینات مین حق	کرنا ہے فنا بذاتِ مطلق

انسان ہے تخم جھاڑ عالم | یک خورد و کلان گویا در و آدم
جو تخم میں ہے وہ جھاڑ میں ہے | کنکر میں جو ہے پہاڑ میں ہے
پہلے ہی تو من عرف کو پہچان | من بعد قد عرف یہ کرو بیان
تا تیرے سے تجھکو معرفت ہو | پھر معرفت خدا ہو تجھکو

احسن کما احسن اللہ الیک

تمثیل

کرنیکی خدا کے واسطے کی | جوں اسنے تیرے سے کی ہے نیکی
اندر سے وہ لایا تجھکو باہر | بتلا اسے تو بھی کرکے ظاہر
ظاہر ہوں کہا وہ ذات پاک اب | ظاہر کو نہ دیکھنا بڑا پاپ
باطن بھی وہی کہ وہ نہاں ہے | ہی اول و آخر جہاں ہی
جب تک نہ ہو جسم نا ہو ظاہر | ظاہر سے نہو وے کوئی ماہر
یار دیکھو سچ نہ جھوٹ بولو | عاجز کو نہ مار و کوٹ بولو
پہلے تو ملاؤ ہاتھ میں ہاتھ | پھر سے ہمسے کرو تم ایک دو بات
مشتاق کہو کہاں کدھر ہے | اتنا وہ نہیں سب مجھے نظر ہے
دیکھے ہو تم اوسکو یا نہیں ہو | فرمائی تا مجھے یقین ہو
کیسا ہے وہ کیا ہے رنگ اسکا | کیا ڈیل ہے ڈول ڈھنگ اسکا
کہتا ہے اگرچہ ایک عالم | مشتاق ہی ایک ابن آدم
ہمنے تو تجسم خود ہی دیکھا | صورت شکل اور ڈھنگ اسکا

[illegible]

وہ اِس ہی مکان میں مکین ہے ‏— اوصاف میں وہ چنان چنین ہے
کھا کھا کے قسم دلائلیں لائیں ‏— اسناد لے دیکھنے کی بتلائیں
پر مجھ کو نہ ہو وہ بات باور ‏— ہے جھوٹ صراحۃً سراسر
دیکھے نہ دکھائے روح مشتاق ‏— کرتے ہیں جسد پہ اسکا اطلاق
مشتاق فقط ہے گوشت و پوست ‏— جانے ہیں اسے کو دشمن و دوست
ہیں روح سے اندھے اور غافل ‏— جانے نہ فرائض و نوافل
مشتاق کدھر ہے وے کدھر ہیں ‏— وہ عرش پہ ہے وے فرش پر ہیں
مشتاق ہے حیثیت لامکانی ‏— بالفعل مکانی ہے زمانی
دیکھو کہ ہے روح تن سے ظاہر ‏— باطن سے نہ اسکے کوئی ماہر
وہ کہنا انہوں کا بے بدل ہے ‏— ضرب المثلوں سے جون مثل ہے
نادید و شنید اگر تو خواہی ‏— للّٰہ دو نیم بتو گولے ہے
حیوان ہے دیکھ دیکھتے ہیں ‏— مونچھہ آنکھ کو سنگ پھینکتے ہیں
حیوانی نظر تو ظاہری ہے ‏— باطن سے بری ہی سرسری ہے
انسانی نظر ہر اک طرف ہے ‏— اوسکو نظر اسکی ہی شرف ہے
دیکھ اسپ نفر کو رام ہو جائے ‏— مالک کو بجھا کے کان مٹکائے
جو ظاہری دیدگاہ و خر ہے ‏— کب رویت حق کو معتبر ہے

فائدہ

حضرت جو بڑے ہیں واحد الذات
مخلوق کل اونکے ہیں کمالات

خود علم سے اپنے کر ارادہ
اعیان پہ کئے ہیں نقش سادہ

پیدایش خلق کی کل اشیا
جو جو تعین ضرور کر محصا

اسما و صفات کے برابر
اسباب جہان بنائے یکسر

پھر عقلین کر ظہور اسکا
پونچائے بنفس نور اسکا

ارواح میں پھر ظہور بتلائے
میں بعد نفوس بیچ پھیلائے

پھر کر کے مثال میں ظہورا
جسمو میں کئے ظہور پورا

فائدہ

جو فوق مشیت خدا ہو
اعیان سبھی اسکو اے خدا جو

پس تحت مشیت اے سیانے
پیدا جو کی عقل ہے خدانے

علمی صور اسکے ہیں نہانی
کہتے ہیں انھین عالم معانی

جو علمی صور ہیں نفس کل کے
ارواح تمام ہیں ہمارے

روحون کے جو علمی صورتین ہون
وے ساری مثالی صورتین ہون

عالم جو مثالی اس کا ہے نام
علمی صور اسکے ہیں کل اجسام

اجسام کی صور علمی اے یار
قوت سے خیال کے ہیں جو چار

اعمال و عقاید اور اقوال
حیوانیہ اور کل افعال

کل عقل عقول سے تا افعال
مستقبل و ماضیہ کے احوال

یک کن کا ظہور کلہم مین … گر چاہے یک آن بیچ گم مین

الفاظ ہمارے جسطرح سے … ارواح کے حسب حوصلے کے

اسما و صفات کے مناسب … با علم و ارادہ اے مصاحب

ہو نفس سے عالم مثالی … آتے ہین زبان پر ہمارے

جیون حلقۂ آب بیچ جاوے … ہر جہت مین مثل سیل جاوے

بس رنگ برنگ ہو بہر حال … عالم مین دکھائی دین مہ و سال

فائدہ

وے جو ہین نفوس آسمانی … ہین اول دور کے جہانی

دورون کے اخیر سب اے جان … ہے دورہ نفس کامل انسان

ہین درمیان انکے عنصریہ … تا ناقص النفس کل بریہ

جیون معدنیہ نباتیہ اور … حیوانیہ ملکیہ جنی کر غور

جیون لفظ ہمارے اے سیانے … ہون حسب مراد درمیانے

ویسا ہی خدائے عالم آرائے … اقوال افعال کرکے بتلائے

کلمات خدا کے ہین یہ عالم … الفاظ ہمارے جیسے باہم

فائدہ

عقل کل و نفس کو کہون کیا … جز معنوی آدم اور حوّا

ان دونو کی زوجیت سے فی الفور … پیدا ہین عقول سب نفوس اور

ہیں خرد کی عقول و نفس جسدہم — ہائے ہین نکاح انبیا باہم

پیدا ہوئے عقل و نفس سے کون — پیدا کیا اسطرح بشر کون

از بس ہین ہزارون کے طبقات — ارزوے صفوف اور درجات

جبروت مین ہین عقول قایم — ملکوت مین ہین نفوس دایم

جبرئیل امین دگر سرافیل — مامور بجاے خود ہین بتقبیل

میکال جناب عزرئیل اور — قایم بمقام خود ہین کر غور

ہین عرش سے فرش تک فرشتے — ہر جسم کے جزء و کل سرشتے

ہے جسطرح روح و دل ہر جسم — اسطرح قوٰی حواس ہر قسم

ہے روح اگرچہ لامکانی — خون اسکا مقر ہے انتحانی

ہے دل کا مقام مضغۂ دل — یک جسم مین دو نور ہین مسلسل

سر عقل کی جا ہے فہم کی جاے — بھی حافظہ اور وہم کی جاے

ہے مشترکہ خیال سر مین — بھی سر کے قوٰی بجال سر مین

ہے قوت سامعہ بد و گوش — دیکھے آنکھ مین باصرہ کو خاموش

ہے ناک مین سونگنے کا قوت — چکھنے کا زبان پر ہے لذت

ہے قوت لمس تن بدن مین — ہاتھون مین زیادہ سو جگہ مین

ہے غاذیہ منہہ مین روٹی کھانے — بھی جاذبہ حلق کے میانے

معدے مین ہے ماسک اور ہاضم — امعا مین ہے دافعہ ملازم

بے پتے ہین غضب مبادل ہے
بھی کبستہ یقین [illegible]

گر دیبن خوشی جگر مین غم ہین
یون ہی قوی سر سے تا قدم ہین

القصہ ملائکہ مین اکثر
مرکز سے لے عرش تک مقرر

اوپر سے جو فیض ہووے جاری
موکل ملائکون مین ساری

ہر فیض ہو یک سے یک پہ صادر
آخر کے ملک پہ ہووے آخر

فیضان ہو دم بدم اسیطور
ہوتے رہین دور دور پر دور

ہر دور سے ہو یہی نتیجہ
قول و فعل و عمل وغیرہ

جون جسم مین جان و دل مین موجود
موجود ہے ماسوا مین معبود

جون جسم مین روح رکھین ہین
عالم مین وہ لامکان مکین ہے

فائدہ

سب کہتے خدا خدا ہین
وہ ہے نہ اس سے ہم جدا ہین

لیکن نہین آئے وہ نظر مین
نا حضر و سفر نہ گھر نگر مین

سچ کہتے ہو لیکن اے عزیزو
وے عاقلو صاحب تمیزو

عالم یہ تمام ہے مجسم
اقسام سے ہین زیادہ و کم

ہر ایک سے یک لطیف تر ہے
الطف و کثیف تر سے تر ہے

اجسام ہین عالم شہادت
یا مادہ جنکی ہی ولادت

مین عالم امر کل ارواح
ملحق کرین جن سے سارے اشباح جنہیں

اقوال افعال و حس و حرکات | ہین روح کی ذات سے ہی ذرات
جب روح کا ہے ثبوت یارو | پر ماہیت اسکی مت بچارو
وہ بندہ ہے نادر اور الطف | با معرفتِ خدا مشرف
کہتے ہین اگرچہ اہل عرفان | ارواح فقط قوای رحمان
جب روحکا ہے ثبوت الحق | کیا سمجھے ہو پس بذاتِ مطلق
با فسق عزائمات اپنے | پہچانو خدا کی ذات اپنے
گر بولوگے روح ہی خدا ہے | یہ بات قیاس سے جدا ہے
نا آوے نظر وہ لامکانی | فرمایا اسی نے لن ترانی
گر قطع نظر قوی حواس اور | شادی و غمی فراست و غور
ہین سیکڑون اور غیر محسوس | انکار ہے انکا جائے افسوس
آتے نہین گرچہ وہ نظر مین | ثابت ہین مگر وے ہر بشر مین
ادراک انھونکا عقل سے ہے | بے عقل کو اسطرف نہین ہے
ہے کنہ خدا مین عقل بے عقل | نا غور و نہ فکر کو وہان دخل
معقول کبھو نہ ہووے منظور | ہے عقل سے تا نظر بہت دور
ہو جوت جہان تلک نظر جائے | آواز ہوا کے سطح پر آئے
سب ہے انکے ہی عقل کو رسائی | وحدت کثرت تلک سمائی
اعلیٰ ہے وہ سب سے حق تعالیٰ | اعلاؤن سے خلق کے نرالا

حضرت نے جو ہین بڑے مربی — فرمائے یہان رائیت ربی

فائدہ در موازنہ

سچ بول مجھے تو اے برادر — مشتاق سب ہے کون کچھ بیان کر

مشتاق فقط ہے نام کس کا — اقوال افعال کام کس کا

کیا روح کو جانتا ہے مشتاق — یا جسم کو مانتا ہے مشتاق

یا دو نو کو جدے جدے مین — یا ایک ہین یا علحدے مین

گر دو ہین کہو تو بات مشکل — یا ایک کہو نکات مشکل

پھر کون ہے روح جسم کیا ہے — مشتاق کا اپنا اسم کیا ہے

ظاہر ہے کہ جسم چند اعضا — ہر عضو مین سیکڑون سے اجزا

دو پاؤن دو ہاتھ ایک سر ہے — پشت اور شکم سرین کمر ہے

ناک انکھ زبان کان دیگر — موچھین داڑہی و غیرہ اور

مشتاق یہی ہے یاد گر ہے — یا روح فقط بکر و فر ہے

ہے روح سے جسم کا سہارا — بے اسکے نہ اسکا ہو گذارا

بارہا دری جان جسم کا حال — بیٹھا ہوا جسمین ایک عمال

سنتا ہے زبان سے چاکتا ہے — عینک سے جسد کی تاکتا ہے

بو باس کی قدر ہے اپنی باس — لے دیکھ سے خلق سے کل اجناس

چلتا ہے وہ پاون سے زمین پر — بیٹھے لیٹے بچھا کے بستر

کہلاوے کمال سے خود انسان | حیوانی صفت سے ہووے حیوان
ہے روح سوار جسم مرکب | ملحل کرے بے سوار وہ کب
کرتا ہے معاملہ وہی روح | ہر یک سے مقابلہ وہی روح
جو کچھ ہے بجسم روح سے ہے | ہے روح کا فیض ہر رگ و پے
ہر جزء مین جسم کے وہی ہے | شش جہت کے بیچ اسکے ہی ہے
دیکھ اپنا تن کے درمیانے | رخ روح کا ہر طرف تجھانے
وہ اول تن سے ہے آخر تن | وہ باطن تن سے ظاہر تن
موجود ہے وہ قوی اسکے درمیان | پاتے نہین اوسکو تم مو الجان
گردن کی بہی رگ سے ہے وہ نزدیک | ہر جسم کے موٹے یا ہو باریک
حالانکہ ہے روح بے نمونہ | بے چون ہے وہ اور بے چگونہ
جب روح کا سب ہے گوشت اور پوست | ہے روح بدوست کل ہمہ اوست
مشتاق ہے روح روح مشتاق | پس جسم کی ہے کتاب در طاق
جان جسم کی سلطنت مین ہے شاہ | جانون مین جہان کے رب شہنشاہ
توحید ہی کمال کی ہے | عارف کو فنا و حال کی ہے
بے خود کو انا الحق و انا اللہ | ہے شرع مین جائز اسے حق آگاہ
جون تیری نظر مین ای حق آگاہ | ہے لام الف ہی اللہ اللہ
عارف کی نظر مین سب خدا ہے | عارف ہی خدا سے نے جدا ہے

ای بھائی سمجھ کہ کیا ہی دنیا | **فائدۂ دنیا** | [illegible] ہے یا ہے ادنی

حسب پرستش نزد رحمان | ہوتی دنیا کو عزت وشان
کفار نہ پائینگے چلو پانی | دنیا ہے غرض سرائے فانی
ایسا وہ سرا ہے اے پیارے | میدان قیام کے کنارے
ہے عقبیٰ کے مسافرونکی خاطر | رکہا ہے خدانے اسے مسافر
یاں ہے وہ سرا مثال بازار | اسباب بہرا جو ہووے درکار
تا توشہ کر آخرت کا پیدا | دیدار خدا کے ہووین شیدا
بس چاہئے روح باعمل ہو | ورنہ اسے راہ مین خلل ہو
گرچہ نہین روح از ازل سے ہے | لیکن ابدی سے باعمل ہے
کہتے ہین تمام اہل اسلام | ہے روح کا نفس ناطقہ نام
نار وحکو طبعی موت ہی جان | ایک آن فنا ہے اسکو پہچان
کیا جانے تو جان کو ای انجان | جب تک نہ ہو تجہکو کشف وعرفان
جب روح کا راز ہووے معلوم | تب بہید یہ تجہکو ہووے مفہوم
ہر روح ایک ہے حسب قول ماہر | ہین اسکو مواطن ومظاہر
ہو نشو ونمائی اسکو ہر گہاٹ | ہر منزل ومقام مین ٹہاٹ
موطن سے الست کے وہی جان | تجلی کرے تگ سکے تن
ہے عالم حسی نام اسکا | غفلت ہے تمام کام اسکا
یا روحکو حرص ہو جاودی[1] | یا حرص بقائی ہو زیادہ[2]

۱؎ جب پانی کا بہی ہونا جو ہر اصرف وہ
۲؎ جب کہانے پینے کا جزاں

حیوان سے توجہ یا ہو اسکو | انسان سے توجہ اسکو یا ہو
دنیا ہے یہی بہت دنیا | مزرعہ ہے مگر برائے عقبیٰ

بیان حشر

بید اسکے عید مرے تک | حالات جو ہون بھلے برے تک
دنیا ہے فقط بحسب ظاہر | اس امر سے ہر کوئی ہے ماہر
جب لذتین ساری چھوٹ جاوین | بھی کل سے علاقے ٹوٹ جاوین
بعد اسکے جو گذرے روح کے ساتھ | ہین تا ابد آخرت کے حالات
کل حشر مین اے برادر من | کل روح کے ہین چہار موطن
جوین قبر و نشور جنت و نار | تفصیل سے جن کے مین ہون لاچار
ہر ایک کی گذری ہے تا دم صور | موطن ہے وہ پہلا نام مشہور
اعمال مشکل اسمین ہون اور | اچھون کو بہلے برونکو بد طور
ہے موطن روح دوسرا حشر | کل اہل قبور کے لئے نشر
قاضی ہو خدا رسول نائب | اس دن ہین بڑی بڑی مصائب
ہر ایک سے سوال ہو جواب اور | دیوینگے کتاب لین حساب اور
اعمال وہان بنین مجسم | ہر خیر و شر زیادت و کم
تابان رہے آفتاب سر پر | نیزے کی بلندی کے برابر
تا بینی سے زمین ہو بلا فرق | ہون اہل قیام عرق مین غرق

تا زا کوئی کوئی بہ سینہ — لوگون کو ہو [illegible]

پنجاہ ہزار سالہ وہ روز — مشکل کا ہے روز وہ [illegible]

نیکون کو وہان ہو چین آرام — وہ دن نہین عصر سے ہو تمام

حالات قیامت اے برادر — ماخذ سے کتاب کے طلب کر

پس موطن روح تیسرا ہے — جو نعمت و نار سے بھرا ہے

اعمال کے تخم جیسے بووین — ثمرات بہشت ویسے ہووین

جنت کے دخول سے ابد تک — موطن سہ ہے وہ بے شمار حد تک

اوّل سے تا آخر سماوات — جنّات کی جا ہے ہفت طبقات

موطن سہ ہے چہار وان جہنم — مانگے ہے پناہ جس سے عالم

مقعر سے فلک کے تا بمرکز — ہے جائے جہنمی مجوز

جنت مین مدام جنتی ہون — دوزخ مین دوام لعنتی ہون

فائدہ

رکھتا ہے ظہور مرتبہ جو — کہتے ہین وجود عام اسکو

بھی ستہ مظاہر اسکا ہے نام — بھی ستہ تنزلات علام

ان ستہ مظاہرات مین کل — علمی عینی دو ہین تنزل

جو مظہرین صادق آوین حق پر — وے مظہرین علمی مین مقرر

جو خلق و خدا پہ آوین صادق — وے مظہرین عینی مین لواحق

دربیان الوہیت

وہ جو ہے ظہور علم تفصیل | معلوم کثیر اسکے بے قیل
جون صورت ذہنی ذہنی اشکال | ہین کثرت علمی عینی تمثال
بھی کثرت کو نسبت سے ہو پاک | ترکیب و بسیط ہو بے باک
تا ہو نا بیان ظہور اشیا | سے عدم ذوات باعث اسکا
یہہ مرتبہ ہے الوہیت کا | معلومی کثرت احدیت کا
اسم اسکا ہے بجا انا العلیم | زیبا ہے قدیر انا الحکیم

بیان وحدت

رکھے جو ظہور علم اجمال | معلومیت اسمین یک ہوے الحال
کثرت کی صلاحیت بھی رکھکر | جامع رہے جیون گل مخمر
بر تیسرے مرتبے مین آکے | کثرت کی صلاحیت وہ رکھے
منشا بانا ہو وحدت آن شان | اشیا کو وہان نہ مطلق امکان
نا داخلی اسمین ہووے کثرت | نا خارجی بھی وہی ہے وحدت
شایان انا شان قدرت اسکا ہے | لایق انا شان علم بھی اسے

بیان غیب الغیب

جس مرتبے مین ظہور نا ہو | وہ گنج خفی ہے ابتدا جو
منظہر ہو تمام مظہر دونکا | کثرت کی بھی قید سے معرا

بھی علم انا کچھ اسمین نا ہو — بالقوہ لیاقت انا ہو
بھی نار ہے قابل اشارت — نا مشہودیت نہ مظہریت
مخفی ہون وہان سبھی صفاتین — اسماء و شیون اور نکاتین
یہہ مرتبہ بھلا غیب کا ہے — تصدیق کا ہے نہ ریب کا ہے
کہتے ہین اسے وجود خاص اور — غیب الغیب و ہویت بلا غور
ئے مرتبے ہین ربوبیت کے — غیب و وحدت الوہیت کے

خاتمۃ الکتاب

ہے فضل خدا سے خاتمہ خیر — تا گنج خفی ہمین ہو اسیر
کیا گنج خفی کا راز بولون — کیا مختصر و دراز بولون
اس گنج خفی کا کیا بیان ہو — جو مخفی ہو کسطرح عیان ہو
اس گنج کے در کی ادنی مسمار — یہہ کون و مکان ہے نور و انوار
ایسے کئی بے حساب عالم — اس گنج کے بیچ ہین فراہم
ایسے کئی بیشمار خلقت — ہین مخفی وہان برنگ و رنگت
ایسے کئی ترجگت کے اقسام — اس گنج خفی کے بیچ مادام
از بسکہ تجلیات ذاتی — کثرت سے ظہور ہا صفاتی
اس گنج خفی کے درمیان ہین — لاکھون سے کروڑہا جہان ہین
بالجملہ ہمارا وہی گھر ہے — آبائی قدیم خوش نگر ہے

تربت سے حبیب کے قدم کی — آسان ہمیں راہ ہو قدم کی
تاجاویں نہ قدم کو سر کے بل سے — جیوں پہنچا قلم نیا جہاں سے

حضرت پہ درود دمبدم ہو
صلوٰۃ درود تاقدم ہو

تمت الکتاب بعون اللہ مسبب الاسباب

تاریخ تالیف کتاب از محمد سعادت اللہ صاحب قریشی

مشیخت پنہ حضرت با وقار — شریعت دثار و طریقت شعار
گہرہای علم تصوف خوش آب — زبہر جواہر نمود انتخاب
سعادت سن تالیفش را شگفت — زہے انتخاب جواہر بگفت

۱۲۹۱

تاریخ طبع کتاب از محمد خلیل الرحمن صاحب قریشی

آنکہ ذو العقل بود ہم ذو العین — بخدا حضرت مشتاق عیان
گاہ مالوہ گہے آلہ حق — ذات او بندہ نما حق تبیان
کرد تالیف کتاب جامع — کلّہ تذکرہ کون و مکان
میشود منتہی ہر مبتدیش — خود شناسی و خدادانی ازان
گشت چون طبع سنش گفت خلیل — شدہ مطبوعہ کتاب العرفان

۱۲۹۶

از فکر محمد عبد الرزاق صاحب قریشی

چو حضرت مرشدی مشتاق والا — در عرفان بسلک شاعری سفت
بنوع طرز نو تالیف فرمود — گل ہر بیت چون گلزار بشگفت
شدہ چون طبع تالیفش بدل عبد — سنش طبع کتاب معرفت گفت

۱۲۹۶

شعر

ہمنے جان تن مین جا بجا پایا	ہر یک اعضے مین خود نما پایا
کہین پشت و شکم کہین سر ہے	کہین سینہ و دست و پا پایا
دل جگر ہی کہین کہین ہی دماغ	کہین معدہ و رودہا پایا
کہین عقل و خیال و خمسہ حواس	سبعہ صفتین کہین قوی پایا
نفس و دل اور کل منافی جسم	نہین کچہہ روح کے سوا پایا
جسپہ مشتاق ہو کے بندہ نما	ما سوا اللہ مین خدا پایا

شعر

ہمنے قران مین اینما دیکھا	سب جہا مین جہان نما دیکھا
سیر مین عرش و فرش کے ہمنے	وہی عرش و وہی سما دیکھا
کُل اشیا کہ اشیا ون مین	لا مکانی وہی ہما دیکھا
جگ کی میزان کو کر کے زیر و زبر	ہُوَ اَنَا اَنتَ انتما دیکھا
جب اَنا مین اَنا ہوا فانی	پہر کدہر ما کہان شما دیکھا
وہ جو دیکھا خدا خدا دیکھا	نہ یہ ما بین لا و ما دیکھا
ہو کے مشتاق حق سے بندہ نما	ما سوا اللہ کو عما دیکھا
ہیر میر اسراب سے ہی لطیف	ہر کثیف اوسکو طین و ما دیکھا

شعر

مرشدا کچہہ تو آپنے ربکی بول	کشف سے اپنی عقدہ میرا کہول
بولا بالفعل رب مشبہ ہے	کیا کہون کچہہ مقدمہ ہی گول
گول گول اسکی کل خدائی ہے	چتر شاہی کہین کہین کچکول
دیکہہ لے اینما نہ ہو ششدر	چاہتا کیا ہی لیکے رسی ڈول
بہ طناب وجود خیمہ خلق	شش جہت ہی تنا ہوا اچہول

گرم تر ہے خدائی کا بازار — جوہر ارزان ہے کوڑیون کے مول
اللہ اللہ پیاز کا ڈلا — کیا ہے میزان معرفت سے تول
ہے صغیر و کبیر دو انسان — پیچ اور جھاڑ کی ہے جیسی پول
مادی شے سے یا مجرد کو — خارج جسم روح کو نہ ٹٹول
بحر سینہ سے پیر کے مشتاق — کر کے غواصی موتیون کو رول

شعر

عقل کہتی ہے کہ ہے روح سراپا تن مین — کیا لطیف آرہا اس حیثیت احسن مین
مادہ اوسکا کہان ہے وہ کدہر سے آیا — یا خود آئندہ ہے وہ سوچئے کچھ تو من مین
وہ گل تازہ بہاری ہین بہت اوسکے رنگ — سیر کو نکلا اسی آب و گلی گلشن مین
روح کل صفتین قوی اور حواس خمسہ — ساری مصروف اسی جرم کے ہین برتن مین
اسی مجموع کو کثرت کہین گر یا ہمہ اوست — کیا وظیفے کے خلل ہو عدد سمرن مین
جان کو جان کہ مخلوق ہے وہ گلشنی گل — نہ خدا جان کہ ایمان نہو گلقن مین
قد عرف کا ہے بڑا دایرہ اے حلقہ بگوش — من عرف کی نہین طوق فقط گردن مین
دیکھ سرمہ سے بصارت کے لقای روحے — ہووے اس طرح کی بینائی کہان الجھن مین
روح باطن ہے مگر جسم سراپا ظاہر — باطن روح کہان پاوے کوئی در سمن مین
کر نظر رایت ربی کو سمجھا رب ہے رب — دلکی دوربین سے دیکھے نہ کوئی دربین مین
سیکھ توحید وجودی کو چل اب اے مشتاق — پیر مرشد محی دین کامل ہے بہت اس فن مین

تاریخ رحلت جناب مرشدی حضرت سید عبد اللطیف شاہ محی الدین ثانی قادری ویلوری قدس سرہ

قطب الاقطاب مرشدی کہ ازو — این ہمہ سیر و دورہ کثرت
بود تقدیری امر قطبیتش — بخدا و رسول ہم قربت
شد وصالش بحق بہ قرب نبی — بہ فن او بقیعۃ الجنت
گفت مشتاق ثانیا فی التاریخ — غاب قطب القدم من رحلت

۱۲۸۹ھ